صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 14 جنوری 2009 بمطابق 16 محرم الحرام 1430 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈووکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یَـٰٓأَیُّهَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ بِطَانَةً مِّن دُونِکُمۡ لَا یَأۡلُونَکُمۡ خَبَالًا وَدُّوا۟ مَا عَنِتُّمۡ قَدۡ بَدَتِ ٱلۡبَغۡضَآءُ مِنۡ أَفۡوَٰهِهِمۡ وَمَا تُخۡفِی صُدُورُهُمۡ أَکۡبَرُ ۚ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ ٱلۡأَیَـٰتِ ۖ إِن کُنتُمۡ تَعۡقِلُونَ 0 هَـٰٓأَنتُمۡ أُو۟لَآءِ تُحِبُّونَهُمۡ وَلَا یُحِبُّونَکُمۡ وَتُؤۡمِنُونَ بِٱلۡکِتَـٰبِ کُلِّهِۦ وَإِذَا لَقُوکُمۡ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوۡا۟ عَضُّوا۟ عَلَیۡکُمُ ٱلۡأَنَامِلَ مِنَ ٱلۡغَیۡظِ ۚ قُلۡ مُوتُوا۟ بِغَیۡظِکُمۡ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِیمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ۔

(ترجمہ): مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی اور (فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنادی ہیں۔ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Question's Hour': Question No. 17, the Honourable MPA, Shah Hussain Khan.

* 17۔ جناب شاہ حسین خان: کیاوزیر تعمیرات وخدمات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا)آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ نیابت پی ایف۔60 بٹگرام II میں 04-2003 اور 05-2004 کے اے ڈی پی میں پختگی لنک روڈ اشار بن، سکر گاہ، پزنگ اور لنک روڑ باب کیلئے رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب)آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کیلئے باقاعدہ ٹینڈر ہوئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں دو سڑکوں پر کام کا آغاز کیا گیا ہے لیکن کام کی رفتار انتہائی سست ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ باقیماندہ سڑکوں پر تاحال کام شروع نہیں کیا گیا ہے؛

(ہ) اگر (الف)تا(د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) اب تک کن سڑکوں پر کام شروع کیا گیا ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا باقی ہے، نیز باقی کام کب تک مکمل کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ سڑکوں پر کام کی تاخیر میں جو اہلکار ملوث ہیں، ان کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے یا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، ان تمام سڑکوں پر کام شروع کیا گیا تھا جن میں باب روڈ پر کام مکمل ہو گیا اور باقی تین سڑکوں کی کشادگی و پختگی کیلئے میٹریل جمع کیا گیا ہے لیکن مختلف وجوہات کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا جس پر متعلقہ ٹھیکیدار کو نوٹس بھی جاری کئے گئے۔

(د) اس کا جواب جز(ج) میں دیا گیا ہے۔

(ہ) (i) متعلقہ ٹھیکیدار کو ممبرز صاحبان صوبائی اسمبلی، حلقہ پی ایف 59 اور 60 کی ایماء پر اضافی وقت دیا گیا جس کے بعد دوبارہ کام کا آغاز کیا گیا ہے، جس کی موجودہ صورتحال کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ii) کام کی انتہائی سست رفتاری اور تاحال مکمل نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ نے ٹھیکیدار کو فائنل نوٹس بھی جاری کیا ہے۔ ٹھیکیدار کے مطلوبہ ہدف حاصل نہ کرنے پر اس کے خلاف محکمہ نے حسب ضابطہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ متعلقہ اتھارٹی کا حکم نامہ جاری کرنے کیلئے ڈپٹی ڈائریکٹر بٹگرام نے بذریعہ چھٹی نمبر H-2035/11 مورخہ 18-11-2008 کو مطلع کر دیا ہے۔ چونکہ بقایا کام کی اجازت مذکورہ اتھارٹی سے ملنے پر ٹھیکیدار کے Risk & cost پر کام ہونا ہے جس کیلئے اضافی پیسوں کی بھی ضرورت ہے۔ یہ رقم محکمہ کے متفرق دفاتر میں ٹھیکیدار کی سیکیورٹی کی صورت میں پڑے پیسوں کو یکجا کر کے ٹینڈر لگانا ہے، اس کارروائی پر عمل جاری ہے۔ مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question regarding this one, matter?

جناب شاہ حسین خان: زۂ مطمئن یم جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس میں ایک سپلیمنٹری ہے۔ شاہ حسین صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے، چونکہ یہ اب ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ ہاؤس کے سامنے آئے۔ مجھے نہیں پتہ کہ شاہ حسین صاحب اس بات سے کس طرح مطمئن ہیں؟ یہ کنٹریکٹ جو ان کا Document لگا ہوا ہے جناب، یہ Page 2 پہ آپ اگر دیکھیں، یہ کنٹریکٹ ان کو الاٹ ہوا ہے 26-08-2004 کو اور کل رقم اس وقت سترہ ملین تھی جس کا یہ کنٹریکٹ تھا اور جناب سپیکر، 30-06-2007 تک اس کو مکمل ہونا تھا۔ جناب سپیکر، 2007 کی بجائے جب سترہ مہینے گزر گئے اور شاہ حسین صاحب نے یہ کوسچن بھیجا تو اس کا جواب کیا وہ لکھتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ اس کیلئے ہم نے بائیس ملین روپے کنٹریکٹر کو دے دیا تھا۔ یہ کل کنٹریکٹ جناب سپیکر، سترہ ملین کا تھا، بائیس ملین روپیہ ڈیپارٹمنٹ نے کنٹریکٹر کو دے دیا ہے اور Seventeen months گزرنے کے بعد۔ اگر ہمارے آنریبل ایم پی اے، شاہ حسین صاحب پوائنٹ آؤٹ نہ کرتے تو کبھی بھی ڈیپارٹمنٹ آپ کو، اس ہاؤس کو یا اپنے سیکریٹریز کو نہ بتاتا۔ جناب سپیکر، اسی کے اگلے صفحے میں وہ کہتے ہیں کہ جب شاہ حسین صاحب نے یہ کوسچن بھیجا تو انہوں نے موقع پہ جا کے کام دیکھا، انہوں نے کنٹریکٹر کو بلایا اور انہوں نے کہا کہ یہ کام Incomplete ہے۔ جناب سپیکر، چودہ ملین کا کام ابھی Incomplete تھا، بائیس ملین روپے Already کنٹریکٹر لے چکا تھا، کل کنٹریکٹ جو الاٹ ہوا تھا، وہ سترہ ملین کا تھا، اب وہ کہہ رہے ہیں جی کہ چودہ ملین کا کام باقی بچتا ہے، انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہا کہ دس ملین روپے دیئے جائیں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Javed Abbassi Sahib! you are discussing the question, now what is your supplementary question?

جناب محمد جاوید عباسی: جی، سر۔ سر، میں کہتا ہوں کہ یہ Classical fraud جو Commit کیا گیا ہے، آپ اگر یہ لیٹر ذرا دیکھیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ سترہ ملین کا کنٹریکٹ الاٹ ہوا تھا، بائیس ملین روپیہ کنٹریکٹر ڈیپارٹمنٹ سے لے گیا۔ جب شاہ حسین صاحب نے کوئسچن کیا تو اس نے موقع پہ جا کے کام دیکھا، ابھی کام چودہ ملین کا باقی رہتا ہے پھر انہوں نے کہا کہ ابھی چودہ ملین کا رہتا ہے تو ہم اس کی سیکیورٹی Forfeit کرتے ہیں۔ جب سیکیورٹی Forfeit کرنے کی کوشش کی تو وہ جناب تین ملین کی تھی، انہوں نے ابھی دس ملین روپیہ اس کنٹریکٹ کیلئے اور مانگا ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں جی کہ ایک کام کیلئے اتنا ٹائم گزرا ہے، اتنا بڑا پیسہ جو ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: میں آپ کو سپورٹ کر رہا ہوں، اتنا بڑا پیسہ ضائع ہوا ہے، یہ تو فوری طور پہ اس پہ Satisfy نہیں ہونا چاہیئے، اس کو تو کمیٹی کے حوالہ ہونا چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ کن کن لوگوں نے اتنا بڑا فراڈ کیا؟ اور ان کے اوپر کیس رجسٹر ہونا چاہیئے، ان سے پیسہ Recover کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ ارشد عبداللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں اس پہ کچھ بات کرنا چاہتا ہوں، مجھے چانس دیا جائے، پہلے بھی مجھے چانس نہیں دیا۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Related دے؟ ہم نے نہیں کیا۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔ د دوئ مائیک تھیک کړئ، دا مائیک ورته برابر کړئ۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میرا مائیک بند ہے، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنی سیٹ بدل سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل اجازت ہے، بالکل اجازت ہے آپ کو، ایسے بھی ستا آواز بنه دے۔

حاجی قلندر خان لودھی: آواز ماشاء اللہ بہت اچھی ہے جی۔ مفتی صاحب ادھر آ جائیں۔ نہیں، ادھر آ جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ یہ جو ضمنی سوال، سوال نمبر سترہ پر میں دے رہا ہوں، اس میں جی ہمیں ایک Document پکڑائی گئی ہے، جس میں انہوں نے لکھا

ہے کہ فائنل نوٹس اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ میرا جواب کون دے گا؟ اسلئے کہ محترم وزیر اعلیٰ صاحب تو نہیں ہیں اور اگر بشیر صاحب جواب دے رہے ہیں تو اس وقت سیریس نہیں ہیں، Kindly وہ ذرا متوجہ ہو جائیں۔ جناب سپیکر، تو ٹھیکیدار کو جو نوٹس جاری کیا گیا ہے، انہوں نے اس کو بتایا ہے کہ یہ فائنل نوٹس ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے جی۔ اگر یہ فائنل نوٹس ہوتا تو اس سے پہلے جو Second last notice تھا، وہ جاری ہونا چاہیئے تھا پھر Third last notice کو جاری ہونا چاہیئے تھا، وہ Notices نہیں ہیں جی، یہ فائنل نوٹس ہے۔ دوسری بات جو میں گزارش کر رہا ہوں کہ محترم معزز رکن اسمبلی، شاہ حسین خان اگر یہ کوئسچن نہ کرتے تو یہ مجرمانہ غفلت پڑی رہتی اور آج بھی ہوتی۔ انہوں نے Raise کیا ہے، جتنی Correspondence ہوئی ہے، ان کے سوال کے بعد ہوئی ہے۔ اگر چیف انجینیئر کو خط لکھا گیا یا یہ فائنل نوٹس لکھا گیا تو وہ دونوں اس پوزیشن میں ہیں کہ ان کا سوال آیا، اگر ان کا سوال نہ آتا تو ایسا نہ ہوتا۔ جناب سپیکر، عجیب بات یہ ہے کہ بائیس ملین کی Payment ہو گئی ہے جی اور بائیس ملین روپے گراونڈ پر نہیں ہیں جی، بائیس ملین کی Payment تمام قانونی تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر کیوں کی گئی جی؟ میرا یہ سوال بنتا ہے کہ آخر وہ کونسی وجوہات تھیں جن کی بنیاد پر ہارون اینڈ سنز کنٹریکٹر کو بائیس ملین کی Payment کی گئی اور جب یہ بتایا گیا کہ یہ کام سست رفتاری سے جاری ہے اور اس کو Supercede کیا جائے اور اس کی سیکورٹی ضبط کی جائے اور اس کا آخری جو بل ہے، وہ بھی ضبط کر دیا جائے۔ قابل احترام سپیکر صاحب، آپ کی توجہ سے عرض کر رہا ہوں کہ اس شخص کی جو سیکیورٹی ہے، وہ 5.948 ملین ہے اور اس کا جو ایڈوانس بل اس نے لیا تھا، جس کو محکمے نے روک دیا ہے، وہ ہے 3.800 ملین جی، یہ کل بنتا ہے، اگر ہم اس کے خلاف کارروائی کرتے ہیں، اس بہت بڑے ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو ہمارے پاس اس کے پیسے پڑے ہوئے ہیں 9.748، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب بھی محکمے نے جو پیسے دیئے ہیں، ان تمام کو اگر پلس اور مائنس کر دیا جائے تو 5.040 اتنے پیسے، اس کی کوئی صورت نہیں ہے کہ ہم ٹھیکیدار سے وصول کریں۔ تو معزز منسٹر صاحب اگر یہ بتائیں کہ وہ آدمی بھی ٹھیک نہیں ہے، اس کو Reminder بھی کر دیا گیا ہے اور تمام باتوں کے باوجود وہ یہ لکھتا ہے ان کے سامنے۔ "And the incomplete work amounting to Rs. 14.788 million be carried out at his risk and cost" یعنی اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اس آدمی نے مان لیا کہ وہ چور ہے، اب اس چور سے 5.040 روپیہ کس طرح وصول ہو گا؟ میری جو معلومات ہیں، ان کے مطابق تو یہ وصول نہیں ہو سکتا۔ تو یہ کیا ہوا ہے، برائے مہربانی اس کی وضاحت کی جائے؟

<u>Mr. Mehmood Alam:</u> Point of order, Sir.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کا کوئسچن بھی اسی معاملے سے متعلق ہے؟

<u>جناب محمود عالم:</u> جی نہیں، میں اسی معاملے میں نہیں، یہاں میرے پاس کچھ کوئسچن پیپر آئے ہیں میرے نام پہ تو یہ جو کوئسچن دیئے گئے ہیں، صوبائی اسمبلی سیکریٹریٹ سے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع دے دیتے ہیں، تشریف رکھیں۔ ابھی مطلب ہے فلور ارشد عبداللہ صاحب، آنریبل منسٹر کو دے دیا ہے۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> شکریہ، سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے اتنی میں گزارش کر دوں جی کہ یہ شاہ حسین صاحب کی بڑی مہربانی ہے کہ ورکس اینڈ سروسز کے کام پہ انہوں نے بھرپور فوکس کیا ہے اور توجہ دی ہے اور انہی کی کوششوں کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ کی جتنی کوتاہیاں ہیں، وہ سامنے آئیں، اس کے اوپر ایکشن ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب یہ جواب میں ہم نے لکھا ہوا ہے کہ جتنا بھی بقایا کام ہے، وہ ٹھیکیدار کے Risk & cost پہ ہو گا تو لہذا محکمے کے پاس جتنے بھی اس کے ٹھیکے جا رہے ہیں، اس کی سیکیورٹیز جتنی بھی ہیں، ان میں سے اس کی وصولی ہو گی Otherwise جو بھی Existing laws ہیں یا اس کو بلیک لسٹ کرنا ہے یا اس کے خلاف کوئی اور قانونی کارروائی کرنی ہے تو وہ انشاء اللہ ہو گی اور حکومت کا ایک ایک پیسہ جو ہے، وہ Recover کریں گے۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، ہماری بات یہ تھی کہ اگر یہ Risk & cost پہ پیسے پورے ہوتے اور یہ کر سکتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عباسی صاحب! آپ ان کو تو موقع دے دیں۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> سر، انہوں نے کہہ دیا۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Let him explain.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> سر، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم Risk & cost پہ اس کو، اس ٹھیکیدار کے پاس تو پیسے ہی نہیں تھے، یہ تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں دس ملین روپیہ اور چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> انہوں نے اپنی بات تو ختم نہیں کی ہے، Let him explain۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جیسا کہ میں نے گزارش کی کہ جو بھی قانونی تقاضے ہیں، وہ پورے ہونگے۔ یہ میں ہاؤس کو Assure کرتا ہوں کہ ان سے ایک ایک پیسہ ہم انشاء اللہ وصول کریں گے، Otherwise he will be put to criminal liabilities، جو بھی اس کی بنتی ہیں قانون کے اندر، اس کو انشاء اللہ ہم چھوڑیں گے نہیں اور اس کے خلاف سخت ایکشن لیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، یہ معاملہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں، یہ بڑا فراڈ ہوا ہے، پیسے ہیں، یہ کمیٹی کے حوالہ ہونا چاہیئے۔ جب تک یہ کمیٹی، دیکھیں سر، بائیس ملین لے گئے ہیں، دس ملین اور مانگ رہے ہیں جبکہ رقم صرف چار ملین ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، کمیٹی کا یہ ہے کہ یہ شاہ حسین کا سوال ہے جی، شاہ حسین کا سوال ہے، وہ Mover ہیں، He is satisfied۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے، آپ ہمارے سامنے آئیں، یہ ہمیں Satisfy کریں گے۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شاہ حسین کا سوال ہے اور وہ Satisfied ہیں۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ اس کو کیوں چھپا رہے ہیں؟ اتنا بڑا فراڈ ہوا ہے۔ اتنا بڑا فراڈ کیا گیا تو آپ کو سپورٹ نہیں کرنا چاہیئے محکمے کو۔ آپ محکمے کو کس لئے سپورٹ کر رہے ہیں؟ اگر وہ اتنا بڑا فراڈ کرتا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بیرسٹر عبداللہ۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ حسین صاحب، شاہ حسین صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! اس میں تھوڑا سا مجھے موقع دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم اس کو اس طرح کسی طرح جانے نہیں دیں گے، یہ فراڈ ہے۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ حسین صاحب کو موقع دیتے ہیں، شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: خبره دا ده جي ما سوال کړے دے او زۀ ترے مطمئن يمه۔ چه زۀ Mover يمه او زۀ ترے مطمئن يمه نو بس دے کنه جي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much. جب Mover مطمئن ہیں تو مطلب ہے کہ بات نہیں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Now come to next Question No. 91…….

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، جب سوال آ جاتا ہے اسمبلی میں تو وہ اسمبلی کی ملکیت بن جاتا ہے۔ میں ایک بات کرتا ہوں جی۔ اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے جی۔ جناب سپیکر! میرے پاس تجویز ہے۔ تجویز۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: میں درانی صاحب سے کہوں گا، درانی صاحب اس کو کس طرح۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ بڑی آفت ہے، اس میں اتنا بڑا فراڈ ہوا ہے۔ جس نے کوئسچن کیا ہے، محکمہ والوں نے اس کو بتایا ہے اور وہ بیٹھ گیا ہے، بہت بڑا افسوس ہے جی اس اسمبلی کے اندر۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میری ایک تجویز ہے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اتنا بڑا فراڈ ہوا ہے، اتنا بڑا پیسہ ضائع ہوا ہے، وہ اس اسمبلی میں کس طرح بیٹھے ہوئے ہیں؟

Mr. Deputy Speaker: Question No. 91, Dr. Zakirullah……

(شور / قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جی بہت بڑا فراڈ ہے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ سارے کاغذات کہہ رہے ہیں کہ بائیس ملین روپے کی Payment ہوئی ہے محکمے کے اندر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جب تک کمپنی یہ پیسے نہ جمع کرے، کس طرح ہم اس کو چھوڑ سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ سوال نمبر 91، ڈاکٹر ذاکر اللہ۔ Not present. کوئسچن نمبر 155، مسٹر اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی ایک تجویز دیتا ہوں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: آپ میرے سوال میں بھڑاس نکال لیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ یہ فراڈ ہوا ہے۔ اسمبلی کے اندر سب کو پتہ ہے کہ کتنا بڑا فراڈ ہے۔ اس کو کس لئے چھپا رہے ہیں؟۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میری ایک تجویز ہے کہ یہ جو ٹھیکیدار ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایک ہی ڈیپارٹمنٹ کا کوسچن ہے، ان کا کوسچن بھی یہی ہے۔ دیکھتے ہیں کہ کیا۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: کنٹریکٹر ہارون اینڈ سنز، اس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب۔

* 155 ۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: کیا وزیر تعمیرات و خدمات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 08-2007 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ نے VDOs سکیموں اور دیگر سکیموں میں سینکڑوں کی تعداد میں بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد، بھرتی کا طریقہ کار، اشتہار، ٹیسٹ وانٹرویو، امیدواروں کے کوائف یعنی نام، پتہ، سکونت و عمر وغیرہ اور بھرتی شدہ افراد کے کوائف بھی بمعہ نام، پتہ و عمر وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ان بھرتی شدہ افراد کو مختلف واٹر سپلائی سکیموں پر تعینات بھی کر دیا گیا ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو ان تمام افراد کے نام اور واٹر سپلائی سکیم، جہاں ان کی تعیناتی ہوئی ہے، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ہ) آیا یہ درست ہے کہ کلاچی واٹر سپلائی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ کی بجائے ٹی ایم اے کلاچی چلا رہی ہے، جس کیلئے بھرتی بھی ہوئی ہے؛

(و) اگر (ہ) کا جواب اثبات میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب وزیر اعلیٰ: (جواب بیرسٹر ارشد عبداللہ، وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی ہاں۔

(ب) منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد 1174 ہے۔ ایسے سکیموں کیلئے چونکہ زمین مقامی لوگ مفت مہیا کرتے ہیں، لہذا بھرتی میں انہی کے افراد کو ترجیح دی جاتی ہے جو کہ حکومت کے نوٹیفیکیشن کے مطابق سلیکشن کمیٹی کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے جبکہ اشتہار بحوالہ نوٹیفیکیشن نمبر SOR-I(S&GAD)4-1/80، بتاریخ 31-01-1989 کی ضرورت نہیں۔ تاحال ٹوٹل 1189 افراد بھرتی کئے گئے، جن میں پندرہ خالی آسامیاں بھی شامل ہیں، جن کے نام، پتہ، عمر اور ضلع وار تفصیل فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) مکمل تفصیل جز(ب) میں موجود ہے۔

(ہ) جی ہاں۔ یہ سکیم ٹی ایم اے کلاچی چلارہی ہے لیکن اس کیلئے محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے کسی فرد کو بھرتی نہیں کیاہے۔

(و) جواب اثبات میں نہیں ہے۔(مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری گزارش ہے، اگر منسٹر صاحب مجھے سن رہے ہیں۔ سر، جز(ب) کے جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ اشتہار بحوالہ نوٹیفیکیشن 31 جنوری 1989 اس کوایڈورٹائز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سر، یہ چیز تو ہمارے علم میں پہلے کبھی نہیں تھی کہ گیارہ سو کے قریب بھرتیاں ہوں اور محکمہ یہ کہے کہ 31 جنوری 1989 کوایک نوٹیفیکیشن ہوا ہے کہ اس کوایڈورٹائز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سر، اس میں گورنمنٹ سے یہ استدعا کروں گا کہ مہربانی کر کے اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں کیونکہ آگے چل کر انہوں نے ہمیں جو فہرست دی ہے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں میری سپلیمنٹری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس سوال کے تحت کلاس فور کیلئے ایڈورٹائزمنٹ کی اگر ضرورت نہیں ہے تو کیاوزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ صوبے میں جو بھی کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں، ان کا کوئی ایڈورٹائز نہیں ہوا؟ وہ پوسٹیں ایڈورٹائز نہیں ہوئی ہیں اس نوٹیفیکیشن کے تحت؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، چونکہ Previous governments سے اس کا تعلق ہے اور میرے خیال میں یہ تمام سوائے پندرہ آسامیوں کے میرٹ پہ لیے گئے ہیں یا جو اس وقت Criteria ہے، جو Criteria ہے سر، اسی کے اوپر یہ ہوئے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جب ایڈورٹائز نہیں ہوا ہے تو میرٹ کہاں سے آگیا، جناب سپیکر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں ایک چیز میں آپ کے، مطلب ہے I would like to add in this one، بات یہ ہے کہ رولز میں یہ بات ہے کہ جس ڈسٹرکٹ میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج ہو تو وہاں پر اشتہار کی

ضرورت نہیں ہے، وہاں کے Jobless لوگ جاتے ہیں اور وہاں پہ وہ کارڈ بناکر رجسٹریشن کرتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کو بھیجتے ہیں، یہ رولز ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، میں نے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> یہ مجھے اتنا، یہ رولز ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، میرا سپلیمنٹری ہے کہ کیا حکومت۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u>In case of class IV، کلاس فور میں یہ رولز ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، میں نے سپلیمنٹری کیا کہ کیا حکومت، اگر یہ نوٹیفیکیشن ہے اور جس طرح آپ کہہ رہے ہیں تو کیا حکومت کلاس فور کیلئے کوئی ایڈورٹائزمنٹ نہیں کرتی؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> ضمنی ہے اس پر جی۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی)}:</u> اس کیلئے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر! اس پہ سپلیمنٹری ہے۔

<u>سینیئر وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی:</u> میں اس کیلئے عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں یہ سپلیمنٹری کہہ دوں، آپ بعد میں عرض۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> چلیں ان کا، مفتی کفائت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفائت اللہ:</u> یہ سوال ہے جی اسرار اللہ خان گنڈاپور کا اور محکمہ سے یہ سوال کیا گیا ہے پورے صوبے کے بارے میں جی اور جو ہمارے محترم اور معزز محکمے نے جواب دیا ہے، انہوں نے VDOs سکیمز میں پورے صوبے سے متعلق جواب نہیں دیا، صرف ڈی آئی خان کی فہرست انہوں نے دی ہے۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سوال کرے تو اس کے ضلع کی تفصیلات فراہم کر کے اسے مطمئن کر دیا جائے اور باقی صوبے کو ابہام میں رکھا جائے، یہ غلطی ہوئی ہے اور جی ایسا کیوں ہوا ہے؟

<u>Mr. Mehmood Alam:</u> Mr. Speaker, point of order.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب، اسی سلسلے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب محمود عالم:</u> نہیں، اسی سلسلے میں نہیں لیکن یہاں کچھ کو نسچنز ہیں۔

<u>وزیر قانون وپارلیمانی امور:</u> نہیں، اس میں مفتی صاحب کا جواب ضروری ہے۔۔۔۔۔

جناب محمود عالم: یہ بہت ضروری ہے، سپیکر صاحب۔ یہ میرے نام پہ کسی نے اسمبلی کو کُسچن کر کے میرے ٹیبل پر بھیجا ہے۔ یہ کوئسچن میرا نہیں ہے اور اس کی تحقیقات کی جائیں کہ میرے نام پہ، ایک اسمبلی ممبر کے نام پہ یہ سوالات کس نے کیے ہیں؟ کوئسچن نمبر 348 اور اس کے علاوہ کوئسچن نمبر 364، کوئسچن نمبر 361 اور کوئسچن نمبر 372 میں بھی میرا نام استعمال کیا گیا ہے حالانکہ یہ کوئسچنز میں نے نہیں کیے ہیں۔ جس نے بھی کیے ہیں، اس کی تحقیقات کی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمود عالم صاحب! آپ سیکریٹریٹ والوں سے رابطہ کر لیں، ان کو دے دیں کہ کیا چیز ہے اس میں؟

جناب محمود عالم: بھئی، یہ ایک اسمبلی ممبر کے نام پہ، یہ کوئسچن میری موجودگی کے بغیر، میں نے لکھ کر نہیں دیا ہے، یہ کوئسچن کون کر رہا ہے؟ میں اس کی تحقیقات کر رہا ہوں، میرا نام کیوں استعمال کیا جا رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب! آپ ان کا جواب دیں گے یا جناب ارشد عبداللہ صاحب؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں؟ ان کا تو پتہ نہیں جی، ان کا تو اسمبلی سیکریٹریٹ جواب دے گا جو ان کا کہنا ہے کہ سوالات میں نے نہیں کیے، کسی اور نے کیے ہونگے۔ میں مفتی صاحب کا جواب دوں گا کہ یہ سر، ہم نے جو Answer اس کا دیا ہے، That is based on about 70 pages ستر صفحوں کا تھا تو پھر ہم نے گنڈا پور صاحب سے بات بھی کی تھی کہ اس کی فوٹو سٹیٹ کے اوپر پینتیس چالیس ہزار روپے لگتے ہیں تو Limited، سب کیلئے تقسیم نہیں ہوا۔ باقی ڈیٹیل ہم نے دی ہوئی ہے، گنڈا پور صاحب کے پاس ہے تمام ضلعوں کی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، اس کا طریقہ یہ نہیں ہے جی۔ طریقہ یہ ہے کہ یہ سوال پر نظر ثانی کریں گے یعنی گنڈا پور صاحب دست بردار ہونگے کہ مجھے چوبیس اضلاع میں سے ایک ضلع کا چاہیئے اور تئیس کا نہیں چاہیئے۔ جب سوال یہ موجود ہے تو یہ Verbally بات کر کے اس سے صرف نظر نہیں کر سکتے جی، یہ اس غلطی کو Admit کر رہے ہیں، اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اسمبلی سیکرٹیریٹ میں جی ہم نے کوئی بیس پچیس کاپیاں جمع کرائی ہوئی ہیں تو وہاں سے پورے صوبے کی تفصیل لے سکتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، میری جو گزارش تھی جی کہ اگر آپ۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دوسری بات یہ ہے جی کہ ہمیں اعتراض نہیں ہے۔اگر کمیٹی کو بھجوانا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، سپلیمنٹری کا کیا ہوا؟ بشیر خان، آپ جواب دیں گے کہ کیا کلاس فور کیلئے اب مطلب ہے ایڈورٹائزمنٹ کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سپیکر صاحب، څنګه چه تاسو اوفرمائیل چه کوم ځائے کښے دا ایمپلائمنټ ایکسچینج نشته، هلته به ایډورټائزمنټ کیږی، چرته ایمپلائمنټ ایکسچینج شته، هلته به ایډورټزمنټ نه کیږی کلاس فور د پاره۔ That is rule and we will implement that rule.

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، پھر ایڈورٹائزمنٹ نہیں ہو گی۔ جہاں پر ایمپلائمنٹ ایکسچینج ہے، وہاں نہیں ہو گی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، گورنمنٹ چونکہ Agree ہے تو کمیٹی کو ریفر کرا دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں بالکل۔

آوازیں: ہاں بالکل۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Is it…..

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پلیز۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ما له به موقع را کوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه ټهیک شوه، یو منټ، یو منټ۔ Is it the desire of the House, that the Question No. 155, asked by the Hon'able Member be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فرمائیں جناب ظاہر علی شاہ صاحب، کیا بات ہے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زما د هیلتھ باره کښے یو سوال وو، هغه چه په ایجنډه باندے راولئی نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، آپ بیٹھیں کوسچن نمبر 156، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، آنریبل ممبر۔

* 156 ۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر تعمیرات وخدمات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں محکمہ ورکس اینڈ سروسز کی بعض سکیموں پر تحفظات کیساتھ نیب کی ٹیم نے ریکوری بھی کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ان تمام معائنہ شدہ سکیموں کے نام اور ٹھیکیداران کے نام وپتے فراہم کئے جائیں؛

(ii) ان تمام افراد، جن سے ریکوری کی گئی ہے، کے نام، پتے، سکونت، عہدہ اور ریکور شدہ رقوم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (جواب بیرسٹر ارشد عبداللہ وزیر قانون وپارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی ہاں۔

(ب) (i) نیب صوبہ سرحد نے محکمہ ورکس اینڈ سروسز ڈی آئی خان میں دو سکیموں میں انکوائری کی تھی، جس میں (2) گلوٹی کنڈل روڈ فیز ون 67 کلو میٹر (2) شیخ بدین روڈ شامل ہے۔ نیب نے متعلقہ افسران اور ٹھیکیداروں سے وصولی کی ہے۔ نیب صوبہ سرحد نے مزید وضاحت کی ہے کہ مذکورہ ملازمین اور ٹھیکیداروں سے وصولی کے بعد الزامات سے بری الذمہ قرار دیا جاتا ہے، اگر ان کے خلاف کوئی اور کیس نہ ہو۔

(ii) ان تمام افراد کے نام، پتے، سکونت اور عہدوں کی نقل فراہم کر دی گئی ہے جبکہ ریکور شدہ رقوم کے بارے میں نیب نے محکمہ ہذا کو مطلع نہیں کیا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question please?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، اس میں میرا سپلیمنٹری کوسچن یہ ہے کہ میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ نیب والوں نے اس میں کتنی ریکوری کی ہے؟ سر، انہوں نے ایک تو جواب پورا نہیں دیا، انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس لسٹ نہیں ہے، نام دیئے ہیں اور اس کے سامنے جو Amount ہے،

وہ ریفلیکٹ نہیں کی۔ سر، ایک تو اسمبلی کو جو مٹیریل پیش کئے گئے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ اس اسمبلی کے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے کہ نام موجود ہیں اور اس کی Amount موجود نہیں ہے۔ اماؤنٹ سر، میں بتاتا ہوں۔ اس میں سر، چھ کروڑ، انچاس لاکھ کی ریکوری ہوئی تھی اور یہ جو پہلے نمبر پر صاحب ہیں جو کہ آج کل چیف انجینیئر پبلک ہیلتھ ہیں، انہوں نے اکیلے تین کروڑ، بیالیس لاکھ روپے جمع کئے تھے۔ تو سر، اگر ایک بندہ تین کروڑ، بیالیس لاکھ روپے جمع کرتا ہے اور آج کل بھی ایک Lucrative post پر ہے اور جب سوال جاتا ہے تو حقائق کو تہس نہس کر کے اس انداز میں پیش کرتا ہے۔ سر، چھ کروڑ، انچاس لاکھ کی ساری ریکوری تھی، تین کروڑ، بیالیس لاکھ جو پہلے نمبر پہ ہے، میں نام نہیں لینا چاہتا، سب کے سامنے ہے اور آجکل وہ چیف انجینئر، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ہے۔ سر، میں سمجھتا ہوں کہ اگر محکموں میں ایسے افراد بیٹھے ہونگے کہ اگر ہم سوال کریں گے تو ہمیں پوری Amount کا پتہ نہیں چلے گا کیونکہ پھر تو سب کے کان کھڑے ہو جائیں گے کہ ایک بندہ اکیلے تین کروڑ، بیالیس لاکھ جمع کرتا ہے تو سر، اس کی Paying capacity کا سب کو پتہ چل گیا ہے۔ میں سر، یہ درخواست کروں گا کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کرا دیں، ہم ان سے لسٹ مانگیں گے اور ان سے یہ پوچھیں گے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ انیس بندے اور چھ کروڑ سے زیادہ کی Amount میں آدھے سے زیادہ وہ بندہ Pay کرتا ہے اور آجکل بھی Lucrative post پہ ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> جناب سپیکر، اس پر سپلیمنٹری ہے۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، اس پہ سپلیمنٹری ہے جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> قلندر لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، گنڈاپور صاحب نے جو اپنا ضمنی سوال کیا ہے، میں اس کو اور Forceful کرتا ہوں کہ یہ عجیب بات ہے کہ ایک آدمی نیب کے کیس میں آتا ہے اور پھر اس پر تین کروڑ، بیالیس لاکھ روپیہ جمع کرا دیتا ہے اور پھر اسی پوسٹ پر کام کرتا ہے تو وہ کیا کرے گا؟ اس ملک کو لوٹے گا نہیں؟ اس صوبے کو وہ لوٹے گا نہیں؟ وہ اپنے پیسے پورے نہیں کرے گا؟ یہ کونسا انصاف ہوا؟ یہ کونسا قانون ہے کہ ایک آدمی اتنا کرپٹ ہے اور تین کروڑ، بیالیس لاکھ روپیہ اس پر ثابت ہوتا ہے اور وہ دے دیتا ہے، ہنسی خوشی دے دیتا ہے اور اس کے بعد پھر اسی سیٹ پر ہے جی؟ جناب سپیکر، اس کو۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، اسی کیساتھ میرا بھی ضمنی سوال ہے کہ جو بندہ تین کروڑ، بیالیس لاکھ روپے جمع کرتا ہے تو یہ آپ دیکھیں کہ اس نے اصل میں کھائے کتنے ہیں؟ تین کروڑ، بیالیس لاکھ تو اس نے جمع کرا دیے ہیں، جو کھائے ہیں تو ان کی ڈیٹیل بھی ہونی چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں رول 48 کے تحت اس پر نوٹس دیتا ہوں کہ اس پر ڈسکشن کی جائے اور اس کے بعد اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

مفتی کفایت اللہ: میری ضمنی ہے جی۔ اس پر میری ضمنی ضائع تو نہیں ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بڑی مہربانی جی۔ محکمے نے جی جز (ب) میں شق نمبر دو کے تحت جواب دیا ہے کہ ان تمام افراد کے نام، پتے، سکونت اور عہدوں کی نقل منسلک ہے جبکہ ریکور شدہ رقم کے بارے میں نیب نے محکمہ ہذا کو مطلع نہیں کیا، یہ اس میں ابہام ہے جی۔ میرا سوال ٹیکنیکل سائڈ پر ہے کہ انہوں نے ابہام کرنا تھا یا انہوں نے Correspondence کرنی تھی، وہ خط وکتابت، وہ مراسلے دکھائے جائیں جو انہوں نے نیب سے کیے ہیں کہ آپ نے کتنے پیسے ریکور کیے ہیں؟ اور نیب نے اس کا جواب Nil دیا ہے تو اس کے بعد پتہ چلا ہے کہ نیب کی غلطی ہے۔ اس وقت تو میں محکمے کی غلطی سمجھتا ہوں کہ محکمے نے یہ پوچھنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ آپ کے پاس انہوں نے کتنے پیسے جمع کر لیے؟ اور اس میں کوئی خفیہ باتیں ہوں گی اور دوسری بات مجھے خدشہ ہے کہ نیب والوں سے اس وقت لوگ ڈراہت کرتے تھے، ہو سکتا ہے نیب والوں نے فون کیا ہو اور ان کو ڈرایا ہو اور انہوں نے کوئی خط وکتابت نہ کی ہو۔ تو میرا سوال یہ بنتا ہے کہ انہوں نے کونسی خط وکتابت کی ہے جی؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری یہ گزارش ہو گی کہ عبدالاکبر خان نے نوٹس کا کہا ہے، وہ اس کو Withdraw کریں اور گورنمنٹ سے میری استدعا ہو گی کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی، اگر گورنمنٹ اس پر راضی ہوتی ہے کمیٹی کے پاس لے جانے کیلئے تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مرید کاظم صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر، چونکہ یہ دونوں روڈز میرے حلقے کی ہیں جی، ان میں ایک روڈ تو Complete ہوئی ہے لیکن اس میں بھی چھ کلومیٹر روڈ رہتی ہے اور ایک روڈ تو شیخ بدین ہے جی، وہ اسی نیب کی وجہ سے اس پر کام انہوں نے بند کیا ہوا ہے اور آج تک اس پر کام نہیں ہو رہا اور یہ ایک بہت اہم جگہ کی روڈ ہے۔ شیخ بدین جو ہمارے جنوبی اضلاع کیلئے ایسا مقام ہے جو نتھیا گلی جس طرح ہے جی، تو کیا منسٹر صاحب مجھے بتائیں گے کہ اس روڈ پر کام کب شروع کیا جائے گا اور اب تو نیب کا کام ختم ہو گیا ہے، یہ کیوں شروع نہیں کیا جا رہا ہے جی؟

جناب سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ، سر۔ جیسا کہ ہم نے گزارش کی ہے کہ ہم نے نیب سے انفارمیشن مانگی تھی لیکن نیب والوں نے Incomplete information دی ہے اور پوری تفصیل انہوں نے نہیں دی لیکن باوجود اس کے ہم بالکل Agree کرتے ہیں، اگر کمیٹی کو سوال جاتا ہے جی تو یہ کریں اور اس کے علاوہ میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بھی یہ Directions دی ہیں کہ جتنے پیسے صوبائی حکومت سے نیب نے ریکور کیے ہیں، اس کے متعلق ہمیں یہ بریفنگ دیں کیونکہ یہ پیسے صوبائی حکومت کے ہیں اور یہ نیب سے Under the Act جو ہے، صوبائی حکومت کو یہ واپس دیں گے تو اس کے اوپر بھی انشاء اللہ کام ہو گا۔

(شور / قطع کلامی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، آپکا نیا سوال ہے اور میں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: خیر ہے جی، وہ جی اسمبلی کے سیشن کے بعد بات کر لیں گے۔ ایکسیئن، ایس ڈی او یا چیف انجینیئر جو بھی آیا ہو گا تو ان سے آفس میں بات کر لیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں، آپ سے بھی استدعا کرتا ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ مخدوم صاحب بھی چونکہ اس میں Interest رکھتے ہیں تو اگر آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تو ٹرم آف ریفرنس میں مخدوم صاحب کو بھی ڈال دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے تو Admit کر لیا، ریفر کرتے ہیں۔ Is it the desire of House that the Question No.156, asked by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 176, Janab Syed Muhammad Ali Shah, Honourable Member. Not present. Question No.178, Dr. Muhammad Khaild Raza Pir Zakori, the Honourable MPA.

* 178 ۔ ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: کیا وزیر تعمیرات و خدمات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں آبنوشی کے اکثر ٹیوب ویل خراب ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان خراب ٹیوب ویلوں کی بحالی کیلئے ابھی تک کوئی اقدامات نہیں کیے گئے ہیں;

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ آبنوشی کے کل کتنے ٹیوب ویل ہیں;

2۔ ان میں سے کتنے ٹیوب ویل خراب حالت میں ہیں اور کب سے ہیں;

3۔ سال 08-2007 میں انکی بحالی کیلئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، نیز اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے اور آیا حکومت ضلع لکی مروت کے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (جواب بیرسٹر ارشد عبداللہ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی نہیں، صرف سولہ عدد ٹیوب ویل خراب تھے۔

(ب) جی نہیں، البتہ دیہی علاقوں میں وقتاً فوقتاً بجلی کی کمی و بیشی اور کم وولٹیج کی وجہ سے ٹیوب ویل کی مشینری خراب ہو جاتی ہے، دستیاب فنڈز سے بروقت مرمت کی جاتی ہے۔

1۔ ضلع لکی مروت میں آبنوشی کے کل 284 ٹیوب ویل ہیں۔
2۔ جون 08-2007 میں کل سولہ عدد ٹیوب ویل خراب ہو چکے تھے جو فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے پورے تین مہینے خراب پڑے رہے۔
3۔ سال 09-2008 میں ضلعی حکومت کی جانب سے کل 6,33,650 روپے فراہم کئے گئے ہیں، جن میں مندرجہ ذیل بارہ عدد ٹیوب ویلوں کی مشینری کی مرمت کی گئی ہے:
(1) بخمل احمد زئی، (2) گمبیلا بائست خیل، (3) تری خیل، (4) شاب خیل نمبر ایک، (5) بیگو خیل، (6) تاجہ زئی، (7) تتر خیل، (8) پیزو جوگی وانڈا، (9) شہباز خیل، (10) حیات خیل، (11) تجوری، (12) بہرام خیل۔
جبکہ باقیماندہ چار عدد ٹیوب ویل بدستور خراب پڑے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:
(1) خواجہ خیل، (2) خیرو خیل، (3) بہرام خیل، (4) لنڈیواہ۔
حکومت محدود وسائل کے باوجود بھی ضلع لکی مروت کے عوام کو پینے کے صاف پانی مہیا کرنے میں کوشاں ہیں۔

<u>Mr. Deptuy Speaker:</u> Any supplementary question?

<u>ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف:</u> جناب سپیکر صاحب، اس میں خراب ٹیوب ویلوں کی بات میں نے کی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> پیرزکوڑی صاحب کا مائیک ذرا آن کرلیں۔

<u>ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف:</u> جی آن ہے مگر یک لخت میری آواز اوپر نہیں جاتی، گلہ پھاڑ پھاڑ کے میں نہیں بول سکتا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> زکوړی صاحب، ستاسو آواز خو زۀ نه اورم۔ (قہقہہ)

<u>ڈاکٹر محمد خالد رضا پیرزکوڑی شریف:</u> نو زۀ څه اوکړم؟ زۀ به خبرے کومه خو رو رو به زما آواز جګیږی، فوراً زما آواز نه شی جګیدے۔ ما جی دا سوال کړے دے چه اکثر د پبلک هیلتھ والا کوم ټیوب ویلونه دی، هغه د وی ډی اوز په طرز باندے چلیږی لګیا دی، یعنی په دیهاتو کښے چه کومے کمیټئ دی، هغه ئے چلوی او حکومتی سرپرستی ورته حاصله نه ده۔ نو چه کوم پرائیویټ طور باندے دا ټیوب ویلونه چلیږی نو اکثر د خلقو شکایت وی د سرکار نه او دوئ راځی محکمے ته

او محکمے ته شکوه شکایت کوی۔ محکمه ورته وائی چه دا ټیوب ویلونه زمونږ سره نه دی۔ نو خبره دا ده جی چه محکمے سره نه فنډز شته چه دا خراب ټیوب ویلونه مرمت کړی۔ سپیکر صاحب! که تاسو توجه نه راکوئ نو بیا زهٔ سوال نه کوم، د دے سوال ضرورت نشته۔ زهٔ دا عرض کوم ستاسو په خدمت کښے چه دا ټیوب ویلونه چه کوم دی، د دے د پاره د محکمے سره فنډز نشته چه دا خراب ټیوب ویلونه جوړ کړی، مرمت ئے کړی، تعمیر ئے اوکړی، هغه محکمے سره پیسے نشته۔ خلق ځی محکمے ته، محکمه ورته وائی چه دا پرائیویټ خلق چلوی، ستاسو د دے ټیوب ویلونو سره زمونږه تعلق نشته۔ بیا خلق ځی ایم پی ایز له چه دا خراب ټیوب ویلونه مونږ له جوړ کړه۔ ایم پی ایز پخپله بے بسه دی، قابل رحم دی او د هغے نتیجه دا ده چه هغوی سره هم فنډز نشته چه هغه ټیوب ویلونه ورله جوړ کړی نو زما دا تجویز دے چه د خراب ټیوب ویلونو د پاره څه فنډز ایم پی ایز ته ورکول پکار دی چه کوم ځائے کښے د دے فنډز ضرورت وی او چه کوم ځائے د مرمت او د تعمیر ضرورت وی، هغوی ئے استعمالوی۔ په دے باندے فوری طور بندوبست کیږی۔ بلاشبه دا فنډز د د محکمے سره وی خو ورسره ورسره دا خبره ده چه د ایم پی ایز په سفارش باندے محکمه دا فنډز د خرابو ټیوب ویلونو د پاره خرچ کوی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ډیره مهربانی۔ *مسٹر ارشد عبداللہ۔*

<u>جناب محمد زمین خان:</u> ضمنی کوسئچن دے پکښے زما۔ زما یو ضمنی کوسئچن دے، سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ډیره ښه ده۔ زمین خان۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> شکریه، جناب سپیکر۔ په دیکښے زما دا عرض دے سر، چه زما په دیر کښے څومره ټیوب ویلونه خراب دی او په تیر کال کښے د دے د مرمت د پاره حکومت څومره فنډ Provide کړے دے؟ ځکه چه هلته کښے خلق راځی په مونږ پسے، زمونږه د جیب نه خلق پیسے غواړی، وائی چه سکیم خراب دے۔ مونږه چه د ډیپارټمنټ سره رابطه اوکړو نو وائی چه د ایم اینډ آر فنډ نشته۔

نو د دے د پارہ زما عرض دے چه دا تفصیل لږ مونږ ته Provide شی۔ ډیره مهربانی۔

Makhdumzada Syed Murid Kazim Shah: Supplemntary, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ: سر، یہ معاملہ بہت اہم ہے کیونکہ یہ پورے صوبے کا معاملہ ہے جی۔اس میں تقریباًہر ضلع میں یہ ٹیوب ویل خراب ہیں اور Maintenance کے پیسے نہیں ہیں جی اور دوسرا یہ کہ بہت سی سکیمز ایسی ہیں جی جو ضروری بھی ہیں اور اپنی لائف ختم کر چکی ہیں جی۔اگر ان کو دوبارہ نہ بنایا گیاتو اس سے زندگی کو خطرہ ہے، بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ آیا اس کے متعلق یہ سوچ رہے ہیں کہ پورے صوبے کیلئے یہ مسئلہ حل کیا جائے اور جو سکیمیں اپنی لائف ختم کر چکی ہیں، ان کے متعلق ان کی کیا رائے ہیں جی ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جی، سب سے پہلے تو پیر صاحب کو۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری۔تشریف رکھیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سپیکر صاحب، وی ڈی او زکمیٹیوں کی وجہ سے بہت سے ٹیوب ویل جو ہیں، وہ ناکام ہو چکے ہیں۔گورنمنٹ کے اربوں روپے ان ٹیوب ویلز پر خرچ کئے گئے ہیں لیکن عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ٹیوب ویل بند ہونے کی وجہ سے لوگ ان کے پائپ اکھاڑ کر لے گئے ہیں اور ٹرانسفارمر غائب ہو گئے ہیں۔تو میں گزارش کرونگا جی کہ وی ڈی او زکمیٹیاں ختم کرکے یہ ٹیوب ویلز صوبائی گورنمنٹ کے حوالے کئے جائیں، محکمہ پبلک ہیلتھ کے حوالے کئے جائیں تاکہ وہ صحیح طریقے سے ان کی Maintenance کرکے ان کو چلائیں تاکہ عوام کو کوئی فائدہ ہو جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ایک چھوٹی سی عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آج تیسرا دن ہو گیا اور مائیک سسٹم جو ہے، وہ بالکل کام نہیں کر رہا۔صحافیوں نے پہلے دن احتجاج بھی اسی بات پر کیا تھا کہ ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔جب ان کو سمجھ نہیں آئے گی تو وہ کل کے پیپر میں کیا لکھیں گے ؟جناب سپیکر صاحب، آج تیسرا دن ہے اور ان مائیک کا کچھ بندوبست

نہیں ہوا تو آج ہم پھر صحافیوں سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ واک آوٹ کر جائیں۔ تو یا تو دو چار ایسے مائیک یہاں پر مختص کر دیں کہ جہاں پر ممبر اور جو ہمارے منسٹر صاحبان ہیں، وہ آ کے صحیح طریقے سے سوال اور جواب دے سکیں۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، پیر صاحب، زکوړی صاحب چه کومه خبره کړے ده، هغه انتہائی اهم ده او زمونږه په گورنمنټ کښے جی د دے اسمبلئ یوه کمیټی جوړه شوے وه او هغے بیا رپورټ گورنمنټ ته ورکړو، گورنمنټ په هغے باندے بیا احکامات هم جاری کړی وو چه په دے صوبه کښے څومره کمیونټی ټیوب ویلز دی، هغه به د گورنمنټ په تحویل کښے وی او د هغے Repair, maintenance او د واپډا د بجلئ بل به گورنمنټ ورکوی۔ هغے باندے چه که، فنانس منسټر صاحب هم ناست دے، صرف لږ رکاوټ دے چه ډیپارټمنټ ورباندے هر څه فنانس ته لیکلی دی، په ټوله صوبه کښے په هغه هر یو ټیوب ویل باندے یو پوسټ هم ورکړے وو چه هلته یو ذمه وار سړے وی او هغه ئے دیکھ بھال کوی، په ټوله صوبه کښے د کلاس فور آرډرونه هم شوی دی۔ نو زما به دا گزارش وی چه چونکه دا ټول ایم پی ایز صاحبان خپلے حلقے ته ځی، نو هلته خلق ورته راشی چه اوبه نشته۔ که چرته په دے شوی فیصله باندے عمل اوشی او فنانس نه سالانه چه کوم Repair, maintenance چه څومره حساب دے، هغه پیسے ورته ریلیز شی نو فیصله پرے مخکښے شوے ده چه د هغے Implementation اوشی، نو چه په هغے باندے عمل اوکړی نو دا مسئله به پوره حل شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مننه۔

Mr. Muanwar Khan Advocate: Sir!

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، د دے متعلق مونږه دس پندره ایم پی ایز د سی ایم صاحب سره دا خبره کړے وه جی نو سی ایم صاحب، وقار صاحب دا چه کوم

سپیشل سیکرټری دے ، د هغوی په نګرانئ کښے یوه کمیټی جوړه کړے وه چه دا ټیوب ویلونه چه دی، لکه څه رنګے درانی صاحب خبره اوکړه چه په دغے باندے نوکریانے هم خلقو ته ملاؤ شوی دی او د دے د پاره یوه کمیټی هم سی ایم صاحب مقرر کړے ده د وقار صاحب په نګرانئ کښے او مونږه تقریباً دس پندره ایم پی ایز یو، هغه صرف د ټیوب ویلونو د ریپیئر او دا ټرانسفارمرز چه کوم وو، د هغے ریپیئر وو نو په دے سلسله کښے مونږه دا ریکویسټ ورته کړے وو چه د دے د پاره هر ایم پی اے ته سپیشل فنډز ورکړے شی چه د دے ټیوب ویلونو او د ټرانسفارمرو دا ریپیئر په ټائم باندے اوشی۔ نو سر، زما خیال دے چه د ټولو تقریباً دغه مسئله ده۔ دا د هر ایم پی اے مسئله ده نو چه چرته کښے ټیوب ویلونه دی جی، هغه ټول بند ولاړ دی او مطلب دا دے چه استعمال کښے نه راځی، نو دا د کم از کم ګورنمنټ خپل کنټرول کښے واخلی، نو دا شے به انشاء الله ریګولرائز شی۔ تهینک یو، سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> مهربانی جی۔ د زکوړی صاحب د سوال په جواب کښے خو مونږه تفصیل ورکړے دے۔ تقریباً د دوئ دولس ټیوب ویلونه ټهیک شوی دی او څلور پاتے دی۔ فی الحال دا د ډسټرکټ ګورنمنټ Jurisdiction جوړیږی چه کوم سکیمز پراونشل ګورنمنټ ډیپارټمنټ اولګوی نو بیا د هغے Maintenance او ریپیئر ډسټرکټ ګورنمنټ کوی او چه هغوی سره پیسے کمے شی یا خلاصے شی نو هغوی بیا فنانس ته کیس رالیږی نو فنانس ورته بیا پیسے Sanction کوی خو مونږه بالکل دا محسوسوؤ چه دا سسټم Streamline کول غواړی۔ نو فنانس او پی اینډ ډی ته به زهٔ ګزارش کومه انشاء الله چه دوئ خپلو کښے کښینی، څه دغه برابر کړی، څه کهاته ماته برابر کړی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکرم خان درانی صاحب چه دا کوم یو Suggestion ورکړو، همایون صاحب، د دے باره کښے څه خبره ده؟

<u>جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ):</u> سپیکر صاحب، دیکښے مونږ Already ډیپارټمنټ ته وئیلی دی چه کوم کوم ټیوب ویلے خرابے دی، د هغوی Case to case مونږ ته Proposals رالیږی او فنانس هغه شانتے Approval ورکوی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Now Question No. 200, Zarqa BiBi, the Honourable MPA.

* 200 ۔ محترمہ زرقا: کیاوزیر تعمیرات وخدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نوشہرہ میں دریائے کابل پر پرانے کشتی پل کے مقام پر آر سی سی پل تعمیر کرنے کا منصوبہ منظور ہوا تھا:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کو تعمیر کرنے کیلئے مالی سال 08-2007 میں تین کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے، نیز سروے کا کام مکمل کیا گیا تھا:

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پل پر تاحال کام کیوں شروع نہیں کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیراعلیٰ:(جواب بیرسٹر ارشد عبداللہ، وزیر قانون وپارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی نہیں، یہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 08-2007 کے اے ڈی پی میں سیریل نمبر 542/70723 "F/S of bridge at River Kabul at Nowshera" پر شامل کیا گیا تھا مگر ایک بڑا پل جو کہ پانچ سو میٹر کے فاصلے پر پہلے ہی سے موجود تھا، جس کی وجہ سے یہ پل منظور نہ ہو سکا۔

(ب) اس سکیم کیلئے اے ڈی پی برائے سال 08-2007 میں صرف پندرہ لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن پل کی منظوری نہ ہونے کی وجہ سے فنڈز ریلیز نہ ہو سکے۔

(ج) مذکورہ کام کا پی سی۔11 تقریباً 1.500 ملین روپے کا بنایا گیا تھا اور چیف انجینیئر ورکس اینڈ سروسز پشاور کو ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر ورکس اینڈ سروسز نوشہرہ کے خط نمبر 9473/D-1، مورخہ 07/01/2008 کو بھیجا گیا۔ اس سکیم پر ڈی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ میں بحث ہوئی، جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ اس مجوزہ پل سے پانچ سو میٹر کے فاصلے پر پہلے ہی سے ایک بڑا پل موجود تھا، اسلئے اس پل کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے اس کی منظوری نہ ہو سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Please any supplementary question? زرقا بی بی نشته؟ زرقا بی بی کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: اگر وہ مائیک ٹھیک نہیں ہے تو آپ یہاں سے بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ نگہت بی بی نے مائیک کے بارے میں بھی بات کی ہے، کل سپیکر صاحب نے اور ہاؤس نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے، اس کا مطلب ہے Replace کریں

گے،اس سارے سسٹم کوReplaceکریں گے۔اس پر کچھ ٹائم لگے گا تو یہ مطلب ہے، ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ۔

محترمہ زرقا: شکریه، جناب سپیکر۔ زما ضمنی سوال دا دے چه دوئ د کوم پل ذکر دلته کښے کړے دے ، هغه تیس پینتیس کال مخکښے جوړ شوے دے ، هغه وخت کښے د نوښار آبادی ډیره کمه وه، اوس د نوښار آبادی چرته نه چرته تلے ده۔ بله خبره دا ده چه په دے پل باندے ډیر زیات رش وی، آئے روز ایکسیډنټونه او جنګ جهګړے پرے کیږی او د دے پل حالت هم اوس هغه شانتے نه دے چه کوم پکار وی۔ یو دا پل ځائے په ځائے مات شوے دے ، فوټ پاتهے ئے خرابے دی۔ خلق زیات تر دا پیدل د پاره سورے پل استعمالوی نو زیات تر زنانه او ښځے اکثر ترے نه پریوځی یا ترے مړے شی او یا ښپے لاسونه ئے مات شی، نو آیا اوس ضرورت نشته چه یو نوے پل جوړ کړے شی؟ دیکښے تقریباً تیس پینتیس کال اوشو۔

Mr. Deputy Speaker: Any other supplementary question? Arshad Abdullah Sahib.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی دا چه څنګه جی جواب کښے ورکړے شوے دے چه Within-----

محترمہ زرقا: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کو جواب دے رہے ہیں، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: Five hundred meters چه کوم دے ، ښه غټ پل شته جی او د دے خپل لائف ټائم دے او هغے کښے ډیر ټائم دے جی۔ لکه لا دیکښے Thirty, forty years د دے نور هم Further لائف ټائم شته، نو د دے Proper maintenance کیږی او آبادی پرے که زیاته شوے ده خو اوس هم مونږ پخپله ځو راځو جی، داسے هم نشته چه ډیر لوئے ټریفک پرے جام وی یا بل څه پرابلمز دی پکښے۔ لکه داسے څه ډیر سیریس ایشو څکه نه ده، که دومره غټ سیریس ایشو وے، نو زما خیال دے چه د نوښار ټولو ایم پی ایز به دا ایشو اوچته کړے وه۔ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Question No 208, Mr. Badshah Salih, the Honourable MPA.

* 208۔ جناب بادشاہ صالح: کیاوزیر تعمیرات وخدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سڑکوں کی دیکھ بھال کیلئے قلی کام کرتے ہیں;

(ب) آیایہ درست ہے کہ قلی کی ریٹائرمنٹ یا فوت ہونے کے صورت میں خالی شدہ آسامی کو ختم کیا جاتاہے;

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹیں ختم ہونے کی وجہ سے قلیوں کی قلت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے سڑکوں کی حالت دن بدن خراب ہورہی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک جو پوسٹیں قلیوں کی ریٹائرمنٹ یا فوتگی کی صورت میں ختم ہوئی ہیں، آیا حکومت ان کو بحال کرنے اور آئندہ ان پوسٹوں کو ختم نہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیراعلیٰ: (جواب بیرسٹر ارشد عبداللہ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، سڑکوں کی دیکھ بھال کیلئے روڈ گینگ، جس میں قلی بھی شامل ہیں، کی وفات یا ملازمت سے ریٹائرمنٹ پر باقاعدہ طور پر پوسٹیں ختم کی جاتی ہیں۔

(ج) جی ہاں، جیساکہ اوپر جز (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ قلی کی آسامیاں فوتگی اور ریٹائرمنٹ کی صورت میں ختم کی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے سڑکوں کی مرمت پر برا اثر پڑ رہا ہے۔

(د) حکومت اس سلسلے میں کوئی فیصلہ جلدی میں نہیں کرنا چاہتی جیساکہ 1998 کا فیصلہ جلدی میں ہونے کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے، اسلئے اس اہم مسئلے پر غور و خوض کی ضرورت ہے۔ غور و خوض کے بعد حکومت کسی نتیجہ پر پہنچنے کی پوزیشن میں ہوگی، جس کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب بادشاہ صالح: ډیره مهربانی او شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیره اهمه مسئله ده جی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Badshah Salih Sahib, any supplementary question?

جناب بادشاہ صالح: کله چه دا پوسټونه ختم شو جی نو هغه روډونه اوس ټول کهنډرات دی جی۔ زمونږه هلته علاقه کښے دا دی چه په ګاډو باندے مو لس روپئ ټیکس لګولے دے او راځی هغه خلقو له ئے ورکوی جی خو دا پوسټونه

واپس اوس په چترال کښے بحال شوی دی جی، نو زۂ خو دا توقع ساتم د دوئ نه چه دا روډونه، Far-flung areas چه کوم دی چه دیکښے دوئ سمدستی اوس په اسمبلئ کښے اعلان اوکړی جی او دا سوال داسے ختم نه کړی جی خو چه د دے څه پروګرام داسے اوکړی چه دا پوسټونه بیرته بحال شی جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دوئ جواب خو مونږه ورته۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد عبداللہ صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! دیکښے زما یو سوال دے جی۔ دا جی د روډ قلیانو باره کښ دے۔

جناب سپیکر: انور خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر، د سی اینډ ډبلیو کوم روډونه چه دی، په هغے باندے به مخکښے قلیان وو۔ سر، هغه قلیان چه وو، د هغوی طریقه کار دوئ دا جوړ کړے دے چه قلی ریټائر کیږی نو د دوئ هغه پوسټونه د هغوی سره ختمیږی۔ سر، اوس په Cities کښ خو دا حال دے چه پاخه روډونه دی، Settled area ده، سیلابونه پکښے نشته دے۔ ملاکنډ ډویژن، Especially دیر اپر یا کومے ضلعے چه Hilly areas دی جی، اوس په دیر کښے جی د روډونو پوزیشن دا دے چه هلته جی نو سو چالیس کلومیټر روډ چه کوم دے، هغه ټوټل د ډسټرکټ دیر اپر لین دے، په هغے کښے جی ایک سو چهیانوے کلومیټر Metalled دے او سات سو چوالیس کلو میټر چه دے، هغه کچه دے، سر۔ اوس قلیان ریټائر کیږی او نور قلیان پرے نه بهرتی کیږی نو هغه روډونه د سیلابونو په وجه باندے کندے شوی دی۔ دلته خو په Cities کښے یو نظام شته، هلته هیڅ څه نظام نشته دے۔ هغه روډونه بالکل، د حکومت پرے خرچے شوے دی، مخکښے پرے د حکومت قیمتی پیسه لګیدلے ده او هغه روډونه جی کهنډرات کښے تبدیل شو، ټولے علاقے د ضلع نه Disconnect شوے جی۔ مونږه دا ریکویسټ کوؤ چه دا پوسټونه په چترال کښے بحال شوی دی چه کوم قلیان ریټائرډ کیږی، هغه شانتے څنګه چه په چترال کښے شوی دی او کوم چه په نور ضلعو کښے دی، هغه قلیان د واپس کړی۔ د قلیانو دا پوسټونه د ختموی نه، بلکه نور قلیان، پکار خو دا ده

چه د روډ Length زيات شوے دے چه د قليانو پوسټونه زيات کړے شی او دوئ ئے ختموی جی؟ نو دغه د قليانو پوسټونه د بحال کړے شی چه دا د Hilly areas د ټولو خلقو Genuine مسئله ده جی، زمونږه دا ريکويسټ دے جی چه دا قليان د فوری بحال شی۔

Mufti Kifayatullah: Supplementary, supplementary…..

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ،ایک منٹ۔

Mufti Kifayatullah: Supplementary, ji.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، شکریہ جی۔ میں آپ کو متوجہ کرونگا سوال کے جز(ج) کی طرف جی کہ "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پوسٹیں ختم ہونے کی وجہ سے قلیوں کی قلت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے سڑکوں کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے"، تو محکمہ مان رہا ہے جواب میں کہ جی ہاں، یہ درست ہے اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ قلی کی آسامی فوتگی اور ریٹائرمنٹ کی صورت میں ختم کی جاتی ہے جس کی وجہ سے سڑکوں کی مرمت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے جی۔ قابل احترام سپیکر صاحب، جب یہ خود مان رہے ہیں کہ اس پوسٹ کو ختم کرنے سے اس کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے اور روڈ کی عمر پر بھی۔ جناب سپیکر صاحب، روڈ کی جو عمر ہے، وہ کم ہو رہی ہے۔ میں اس قلی کو بنیاد بنا کر اپنے حکمران ساتھیوں سے تمام کلاس فور، نائب قاصد، چوکیدار، یہ جو پالیسی ہے کہ اس پوسٹ کو Abolish کر دیا جاتا ہے پھر فنانس میں آجاتے ہیں، پھر واپس، یہ خواہ مخواہ ایک تکلف ہے، اس کو بنیاد بنایا جائے اور ایسی پوسٹ کو ختم نہ کیا جائے بلکہ ایک آدمی جب ریٹائرڈ ہو جائے تو اس کی جگہ دوسرا آدمی بھرتی کیا جائے تاکہ وہاں کام میں کوئی حرج نہ پڑ جائے۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی عبدالستار خان۔ چلو پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، یہاں پر یہ جو کہتے ہیں کہ "اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک جو پوسٹیں قلیوں کی ریٹائرمنٹ اور فوتگی کی صورت میں ختم ہوئی ہیں، آیا حکومت ان کو بحال کرنے اور آئندہ ان پوسٹوں کو ختم نہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے"، تو جواب میں ہے کہ "حکومت اس سلسلے میں کوئی فیصلہ جلدی میں نہیں کرنا چاہتی جیسا کہ 1998 کا فیصلہ جلدی میں ہونے کی وجہ سے نقصان

اٹھانا پڑرہاہے، اسلئے اس اہم مسئلے پر غور و خوض کی ضرورت ہے اور غور و خوض کے بعد حکومت کسی نتیجے پر پہنچنے کی پوزیشن میں ہوگی"۔ جناب سپیکر، ہم تو ڈر گئے کہ یہ مسئلہ کوئی انتہائی ایسا مسئلہ ہے کہ اگر یہ قلی کے حق میں فیصلہ ہوا تو یہاں حکومت جو ہے، اس سے کوئی تباہی آئے گی؟ (قہقہہ) ایسی کونسی بات ہے کہ یہ جلدی میں نہیں کرنا چاہتے اور 1998 کے فیصلے کو بنیاد بنا کر اگر قلی کے بیٹے کو یا خالی پوسٹ پہ کسی کو تعینات کیا تو یہاں پر بہت بڑا نقصان ہو جائے گا؟ ان نقصانات سے ہمیں ذرا بتایا جائے کہ وہ کیا نقصانات ہیں تاکہ اس کی حقیقت کا ہمیں پتہ چلے جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اور ساتھ یہ بھی بتایا جائے کہ 1998 میں کیا فیصلہ ہوا کہ یہ کوئی نائن الیون کی بات تو نہیں کر رہے؟

(قہقہے)

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> اور 1998 کا فیصلہ بھی بتائیں۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عبدالستار صاحب۔

<u>جناب محمود عالم:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ان کو موقع دے دیتے ہیں، اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، اس پر میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔ میں متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے کے لحاظ سے، میرے ضلع کے لحاظ سے بھی ایک بڑا پرابلم اس میں پیش آرہا ہے کہ وہاں پر جو قلی کی پوسٹیں ہیں، ڈیپارٹمنٹ اس کو Dead post قرار دیکر اس کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے روڈز کی جو Maintenance ہوتی ہے ہمارے ڈسٹرکٹ کوہستان میں، وہ نہیں ہے اور تمام روڈز اس کی وجہ سے خراب ہیں۔ اس میں جی میرا بنیادی سوال ہے کہ اس پوائنٹ پر سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے ہماری جو Recommendations آئی تھیں، کیا حکومت ہماری کمیٹی کی Recommendations پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو یہ ہاؤس کو بتایا جائے، میرا بنیادی سوال یہ ہے۔ اس Dead پوسٹوں پر سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے پوری Recommendations آئی ہیں کہ ان کو بحال ہونا چاہیئے تو حکومت وقت کیا اس پر ارادہ رکھتی ہے کہ ہماری کمیٹی کی جو Recommendations ہیں، اس کو Fulfill کریگی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کو جواب دیں گے۔ محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: سپیکر صاحب، جو سوال ہوا ہے اور انور خان ایڈوکیٹ صاحب، عبدالستار صاحب اور پیر صابر شاہ صاحب نے قلیوں کی پوسٹوں کے بارے میں جو ذکر کیا، یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کوہستان کے اندر بلکہ یہ صرف چترال کا مسئلہ نہیں ہے اور پشاور کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ چترال، کوہستان، شانگلہ، سوات اور ہمارے لئے بہت بڑا پرابلم ہے۔ وہاں پر قلیوں کی پوسٹیں ختم ہونے کی وجہ سے روڈز کی جو بدحالی ہے تو اسلئے میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ قلیوں کی جو پوسٹیں ہیں، یہ فوری طور پر آپ لوگ بحال کریں اور جتنا جلدی ہو سکے، اس کیلئے کمیٹی بنائیں تاکہ ہم اس بدحالی سے بچ جائیں۔ کوہستان کے اندر ہمارے روڈز اور اس کی جو بدحالی ہے تو اسلئے میں کھڑا ہوا تھا ان ساتھیوں کی تائید کیلئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب-----

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، د دے متعلق زما هم دا ضمني یو ګزارش دے، زهٔ پخپله د دے کمیټۍ چیئرمین یم، ما د دے سفارش کړے دے او دا خپل ممبرز راسره پکښے موجود وو۔ زهٔ دا وئیل غواړم چه نن پکار دا وه چه دے هاؤس کښے زما هغه Recommendations باقاعده ستاسو مخامخ پراته وے او د هغے په رڼرا کښے مونږه ته څه جواب ملاؤ شوے وے۔ کمیټۍ به Recommendations کوی، بیا څه ضرورت شو؟ پکار ده چه مونږ ته خو پته لګیدے چه مونږ د دے د پاره خپل Efforts کړی دی او دا یوه ډیره ضروری او اهمه معامله ده چه پخوا به دا قلیان وو، نو دا د محکمے یو خپله غلا ده، هغه د خپلے غلا د پاره هغه قلیان ساتل نه غواړی۔ زهٔ دا ګزارش کوم چه هغه قلیان د بحال شی ولے چه نن په کال کښے درے درے څله دوئ Maintenance کوی او په هغے باندے کروړها روپئ لګی۔ پکا رده چه دا قلیان موجود وے، په کال کښے زما خیال دے چه یوه پیسه به هم په هغے نه لګیده او هغه Minor repair به هم هغوی پخپله کولو۔ نو زهٔ دا ګرازش کوم چه دا مهربانی اوکړئ، دا هاؤس د د هغے Full منظوری ورکړی چه مهربانی اوکړے شی او دا قلیان د بحال شی۔ که څوک مړه شی، د هغوی خپل څوئے، وروریا نور خلق د پکښے بهرتی شی۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Point of order, Sir.

جناب پرویز احمد خان: ولے چه دا د ټولے صوبے سره یوه ترلے معامله ده۔ ډیره مهربانی۔

جناب محمد علی خان: پوائنٹ آف آرډر۔ جناب سپیکر، زما یو کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیرے خبرے پرے اوشوے، پریږده چه منسټر صاحب جواب ورکړی۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Point of order, Sir.

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، یوه ضروری خبره ده، وائے وړئ جی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نن ایجنډه هم ډیره زیاته ده۔۔۔۔۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Point of order, Sir.

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، یوه ضروری خبره دے بابت کښے ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Point of order, Sir.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: زما په خیال سر، کافی بحث۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، دے حوالے سره جی زۂ یوه خبره کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی خان: شکریه۔ چه په شبقدر او ناګمان پورے روډ سائډ ته، برمونو ته محکمے باجری شروع کړے ده، شینګل اچوی، ټرکونه راځی، که دا پیسے په دے کلاس فور باندے لګیدلے وے، نو د ټول کال تنخواه د هغے برابر وه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو خپل کوئسچن شته دے۔ هسے هم دے پسے ئے نمبر وو کنه۔

جناب محمد علی خان: د دے سره ضمنی کوئسچن کوم، د کلاس فور خبره کومه چه کلاس فور واخلی۔ که دا پیسے په کلاس فور لګیدلے وے او هغه شوے وے نو هغه د دے برابر وے۔ نو زۂ هم دا وایم جی چه کلاس فور صرف په سی اینډ ډبلیو کښے نه، روډونو کښے، نه بلکه په ایری ګیشن کښے هم دا مسئله ده۔ هلته هم

چه کلاس فور Dead شی، نو هغه سیټ ختم کړی نو دا د نه ختموی او دا سوال کمیټۍ ته حواله کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریه۔ جناب سپیکر، زما معزز ورور او چیئرمین سی اینډ ډبلیوسټینډنګ کمیټۍ، جناب پرویز خان یوه ډیره انتهائی افسوسناکه، دردناکه او مایوس کن خبره اوکړه۔ هغوی اووئیل چه زهٔ د سی اینډ ډبلیو د سټینډنګ کمیټۍ چیئرمین یمه۔ جناب سپیکر، د سټینډنګ کمیټۍ جوړیدل، دا د دے ایوان، د دے ټولو معزز ارکانو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان، دا تاسو په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کوئ او که نه دا په سپلیمنټری؟ ته خپل سپلیمنټری کوئسچن باندے خبره اوکړه۔ ټائم یو ګهنټه ختمیدو والا دے پلیز، مطلب ایجنډه ډیره Heavy ده۔

جناب محمد زمین خان: زهٔ یو ګزارش لرمه۔ صرف ستاسو په نوټس کښے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ته زهٔ یوه خبره کومه چه .We will take action

جناب محمد زمین خان: صرف ستاسو په نوټس کښے هم دغه راولمه چه د سټینډنګ---

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه، That is a-----

جناب محمد زمین خان: په Recommendation باندے ولے عمل نه دے شوے؟ صرف دغه ستاسو په نوټس کښ راولمه۔ دا ظلم دے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس سوال میں بہت زیادہ قلیوں کے بارے میں جو بات ہوچکی ہے، حکومتی ارکان نے بھی ان کی حمایت میں بات کی ہے اور اپوزیشن کے ارکان نے بھی ان کی حمایت میں بات کی ہے تو کیوں نہ ہم ایک ایسی قرارداد لے آئیں تاکہ ان سب کو بحال کر دیا جائے؟ تو وہ Unanimously اس ہاؤس میں لاکے، اس کو پاس کر دیا جائے تاکہ یہ تمام لوگ، ریٹائرمنٹ کے بعد جن کے جو پوسٹیں Fill نہیں ہوتی ہیں تو ان سب کیلئے قرارداد لائی جائے یا فلور آف دی ہاؤس پر منسٹر یقین دہانی کروادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میرے خیال میں کافی اس کے اوپر بحث ہو گی، کافی آنریبل ممبرز نے یہ ایشو اٹھایا ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا جواب سن لیں کہ وہ کیا-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بالکل، ہم Agree کرتے ہیں جی کہ یہ Concern ہے، تقریباً تمام ممبرز کا ہے۔ یہ جی 1998 میں فیصلہ ہوا تھا کہ جب یہ قلی ریٹائر ہوں یا In case of their death، یہ پوسٹ جو ہے، یہ ختم ہو گی۔ 1998 سے ایک فیصلہ چلا آ رہا ہے۔ بالکل میں Agree کرتا ہوں۔ اگر یہ سوال کمیٹی کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں اور اس پر جو بھی Recommendations آئیں گی تو انشاء اللہ وہ ہم Implement کریں گے۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب، پلیز۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، دا یو گزارش دے۔ جناب سپیکر، گزارش دا دے چه وزیر موصوف صاحب اووئیل او د Recommendations بحث ئے اوکړو، نو د دے Recommendations as a Chairman ما Already، د کمیټۍ خپل مونږ باقاعده ممبرز سره کړی دی، نو پکار دا ده چه هغه دے هاؤس کښے موجود وے او تاسو هغه کتلے وے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ټهیک شوه جی، زما دا خواست دے-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک اجلاس یہاں ہو رہا ہے اور ایک اجلاس عبدالاکبر خان کی قیادت میں ہو رہا ہے تو ہم تھوڑی کارروائی روک لیتے ہیں تاکہ وہ اجلاس ختم ہو جائے پھر یہ شروع کریں گے کیونکہ منسٹر صاحبان بھی مصروف ہیں اور آج ایک بہت سیریس مسئلہ ہے جو یہ ساری توجہ آپ کی اس طرف ہے۔ (تالیاں) تو عبدالاکبر خان کا جو اجلاس ہے، وہ ختم ہو جائے تو پھر جناب، ہم اپنا اجلاس شروع کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب۔

(قہقہے)

جناب بشیر احمد بلور {(سینیئر وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی)}: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بلور صاحب فرمائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): دا جی مونږ او عبدالاکبر صاحب چه لگیا وو، نو چه دا نن کوم بل مونږ پیش کوؤ کنه، د ایم پی ایز صاحبانو دا سیلریز بل چه دے، نو د هغے باره کښے هغوی ډ سکشن کولو۔ نور مونږه د اسے څه گپ نه لگولو، نو په هغے باندے مونږه ډ سکشن کولو۔

جناب بادشاہ صالح: یواځے د ایم پی ایز نه دے، د منسټرانو پکښے هم دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب سپیکر، خواست زما دا دے چه دا سوال د هم کمیټئ ته لاړ شی او د کمیټئ چه کوم Recommendations شوی دی Already، زهٔ آن دی فلور آف دی هاؤس دا Commit کومه چه Concerned Departments به زهٔ دا اووایم چه یره د پی اینډ ډی، ورکس اینډ سروسز او فنانس والا، د دوئ به انشاء اللہ یوه کمیټی به کښینی او With in one month چه کوم دے، They will get back to you چه یره بهئی تاسو ته به پراگرس رپورټ د رکړی With in one month انشاء اللہ۔ This I commit on the floor of the House.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 208, asked by the Honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned committee.

Mr. Badshah Salih: .Thank you, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Question No. 228. Janab Muhammad Ali Khan, Honourable MPA, please.

* 228 ۔ جناب محمد علی خان: کیا وزیر تعمیرات وخدمات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ایف ایچ اے (فرنٹیئر ہائی ویز اتھارٹی) نے پچھلے چھ سالوں میں ناگمان تا پشاور روڈ کو کروڑوں روپوں کے خرچ سے Re-conditioned کرایا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تعمیر کے چند ماہ بعد روڈ کی حالت خراب ہو گئی اور ناقص تعمیر کی وجہ سے اب دوبارہ روڈ کی مرمت پر کام شروع کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت روڈ کی ناقص تعمیر اور کروڑوں روپے ضائع کرنے پر متعلقہ ذمہ داروں کے خلاف کاروائی کرنے اور ان سے ریکوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب وزیر اعلیٰ:(جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، مذکورہ سڑک کی بحالی (Rehabilitation) کے بعد تین سال سے ٹریفک کے استعمال میں ہے۔ سڑک پر انتہائی زیادہ ٹریفک کے باوجود بحالی کے کام کو نہایت اطمینان بخش طور پر تکمیل کے مرحلہ تک پہنچا دیا گیا ہے تاہم مچنی پل کے ناقابل استعمال ہونے کی وجہ سے مہمند اور شبقدر کی طرف سے چھوٹی اور بڑی اوور لوڈڈ (Overloaded) گاڑیاں اسی سڑک کو استعمال کر رہی ہیں۔ سڑک کی بحالی کا کام (Maintenance Nature) یعنی مرمتی نوعیت کا ہے۔ سڑک کے کنارے آبادی (Build up area) کے علاقوں میں جہاں جہاں ضرورت محسوس کی جاتی ہے، وہاں ٹھیکیدار کی سیکیورٹی سے اس کی ذمہ داری (Risk and cost) پر کام کیا جاتا ہے اور ایسے کام کی وجہ سے حکومت کے خزانے پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔

(ج) سڑک کی مجموعی حالت انتہائی تسلی بخش ہے۔ سڑک کی بحالی کی وجہ سے اس کے استعمال کرنے والوں کو نہایت سہولت ہے۔ سڑک کے ہر حصے کی مسلسل نگرانی کی جاتی ہے، اسلئے کسی کے خلاف کارروائی کرنے اور ان سے ریکوری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد علی خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Please any supplementary question regarding this main question?

جناب محمد علی خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، پہ دے ناګمان شبقدر روډ باندے خو زۀ مطمئن یمه خو دے جواب کښے دوئ د مچنی پل ذکر کړے دے، نو د هغے په حواله زۀ وایم چه هغه مچنی پل Complete شوے دے خو دا سائډونه چه کوم دی، هغه Incomplete دی، پوره نه دی۔ ټهیکیدار ته ما هغه بله ورځ فون اوکړو چه یره تۀ دا سړک پوره کړه چه په دے ټریفک چالو شی۔ هیوی ټریفک پرے بند دے۔ سپیکر صاحب! لږ ما ته متوجه شئ، زۀ ستاسو توجه غواړم۔ هغه ما ته اووئیل چه زۀ ئے نه شم کولے۔ ما وئیل ولے نه شے کولے؟

وئیل ئے چه ما ته خلقو وئیلی دی۔ ما ورته اووئیل چه تهٔ ما ته اوښایه چا درته وئیلی دی؟ زهٔ به هغه اوکړم، هغه ما ته سړے اونښودلو۔ بیا هغه خبره ما افسرانو ته اورسوله، نو زهٔ دا وایم چه هغه مچنئی پل د زر تر زره شروع کړی چه په ناګمان شبقدر پشاور روډ باندے ټریفک کم شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبداللہ کچھ۔۔۔۔۔

بیگم زبیدہ احسان: سپیکر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: د دے مچنئی پل څه لږ ډیر تعلق د پیښور د لاء اینډ آرډر سیچویشن سره هم دے۔ د مچنئی په پل باندے لږ تحفظات دی خو بهرحال ما ګزارش اوکړو چه د لاء اینډ آرډر سیچویشن سره هم د دے مچنئی پل څه لږ ډیر تعلق شته خو بهرحال Concerned Department سره به زهٔ محمد علی خان، مونږ به کښېنو په ټی بریک دوران کښے او پوره انفارمیشن به ترے واخلو انشاء الله او دوئ به Satisfy کړو که خیر وی۔

بیگم زبیدہ احسان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زبیده! جواب خو ملاؤ شو نو، د دے باره کښے کوئسچن دے ؟ دا خو جواب ملاؤ شو تقریبا او Mover د Answer نه Already satisfy هم دے، نو مطلب دا دے تاسو څه وئیل غوښتل؟

بیگم زبیدہ احسان: سپیکر صاحب، 215 زما سوال وو، هغه ما واپس اغستے دے خو د دے سره زما یو ضمنی سوال دے۔ زما په علاقه کښے سرور آباد جلاله ملاکنډ روډ سره یو پل دے چه درانی صاحب ئے افتتاح کړے وه۔ سپیکر صاحب! توجه غواړمه جی۔ زما په علاقه کښے سرورآباد جلاله سره ملاکنډ روډ تحصیل تخت بهائی، ضلع مردان کښے یو پل دے چه د هغے افتتاح درانی صاحب کړے وه۔ د هغے ډیر ټائم اوشو، پل تقریبا تیار دے خو هغے سره چه کوم مخے ته لاره ده، نو هغه متعلقه ټهیکیدار اوس نه جوړوی، پته نشته چه څه وجه ده؟ خو هغه هغه کار نیمګړے پریښے دے، د هغے تپوس د اوکړے شی چه دا پل ولے د ټریفک د پاره کهلاؤ نه دے؟ ځکه چه کوم زوړ پل دے، هغه په ډیر خراب حالت کښے دے او any time څه حادثه کیدے شی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: چونکه په ایجنډه باندے دا سوال نشته، بحرحال په ایجنډه باندے نه دے، نوے سوال راغلے دے، د دے معلومات به او کړم او دوئ ته به Proper انفارمیشن Furnish کړو۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 230, Janab Malik Qasim Khan, the Honourable MPA.

Mr. Deputy Speaker: Not present. Now the pending Question No. 137 of Janab Muhammad Zahir Shah.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، دا سوال پینډنګ وو، دوئ جواب ورکړے وو چه په دے میره بی ایچ یو کښے ډاکټر شته دے او ما وئیل چه نشته دے۔ وزیر صاحب وئیل زهٔ معلومات کومه۔ اوس ئے ما ته اووئیل چه ډاکټر خو مونږ تعینات کړے وو، هغه به جواب پخپله راکړی خو بحرحال زما خبره په خپل ځائے ده چه ډاکټر هلته نشته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹهیک شوه، جناب۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ ابھی میں نے ان کو بتایا کہ ڈاکٹر ذیشان کبریا صاحب وہاں پہ Posted ہے لیکن وہاں سے وہ Absent ہے، ان کے علاوہ وہاں پہ کئی اور ڈاکٹرز بھی مختلف جگہوں پر Absent ہیں تو ہم نے ان کے خلاف، پہلے جو کارروائی ہوتی ہے، اخبار میں دینا پڑتا ہے کہ اپنی ڈیوٹی پہ حاضر ہو، وہ کی ہے لیکن اس کے باوجود وہ حاضر نہیں ہوئے تو اب ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جارہی ہے For their termination from the service۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی اور کو پوسٹ کیا ہے ابھی؟

وزیر صحت: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی اور کو۔۔۔

وزیر صحت: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی اور کو پوسٹ کیا ہے؟ ان کے خلاف تو آپ انکوائری کر رہے ہیں۔

وزیر صحت: نہیں، کسی اور کو پوسٹ نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں کیا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دا سوال نمبر 91 پاتے دے ، دیکښے زما ضمنی سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 91؟ هغه کوئسچن خو ذاکر الله صاحب والا وو۔

مفتی کفایت اللہ: نه، زۀ ئے پیش کومه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: د هاؤس پراپرټی ده، زۀ ئے پیش کومه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس هغه شته دے نه، Lapse شو۔ د رولنګ خلاف کوئ جی؟

مفتی کفایت اللہ: نه، Lapse نه دے کنه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیا مونږ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دا د دے هاؤس پراپرټی ده، زما پرے ضمنی سوال دے۔ زۀ د خپل ضمنی سوال د پاره اخته یم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت الله صاحب، په هغے باندے رولنګ اوشو، هغه Lapse شو، ما آواز اوکړو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: که تاسو ما په ضمنی سوال کښے واورئ، نو دیکښے څه نقصان دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: تاسو د دے هاؤس د پراپرټئ په دے ضمنی سوال که ما واورئ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یوه ګهنټه وی کنه، Questions' answers د پاره یو ګهنټه ټائم دے ، هغه ټائم تیر شو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی، تاسو به ما له لږ اجازت راکوئ کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بل دا کوئسچن Already ما Raise کړو، مطلب دا دے ما اووئیلو، هغه شته دے نه۔

مفتی کفایت اللہ: ما دے باندے تیارے کړے دے ، لږ اجازت راکړئ، زر زر به اووایمه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زهٔ وایم یره چه۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی جی۔ مهربانی، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجازت مے نه دے درکړے خو چلیں۔

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 91 ہے جی، اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ "اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کم گریڈ کے جو افسران جہاں تعینات کیے گئے ہیں، ان کے نام، گریڈ، اوریجنل عہدہ، جس گریڈ کی پوسٹ پر تعینات کئے گئے ہیں اور دیگر تفصیلات فراہم کی جائیں"، جناب سپیکر، سینیئر وزیر صاحب ناست دے جی، اگرچه د دوئ توجه نشته او زما امید دا دے چه خبرو کښے به د هغوی توجه راشی، محکمے چه کوم جواب ورکړے دے، محکمے نے جو جواب دیا ہے جی، اس میں محکمے نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ پورا محکمہ بد نظمی کا شکار ہے۔ جناب سپیکر، پورا محکمہ بد نظمی کا شکار ہے جی، یہ دو آفیسرز جو گریڈ 19 میں ہیں، وہ گریڈ 20 کی جگہ کام کر رہے ہیں اور نو آفیسرز جو گریڈ 18 میں ہیں، وہ گریڈ 19 میں کام کر رہے ہیں جی۔ بیالیس آفیسرز جو گریڈ 17 میں ہیں، وہ گریڈ 18 میں کام کر رہے ہیں جی اور بتیس آفیسرز ایسے ہیں جو گریڈ 16 اور 17 میں کام کر رہے ہیں جی اور سپیکر صاحب، بڑی عجیب بات بتاؤں اور یہ عجیب بات مجھے اعزاز حاصل ہے کہ آپ کی سپیکر شپ میں یہ بات بتا رہا ہوں کہ تیئیس گریڈ 11 کے لوگ ہیں، ملازمین ہیں اور وہ 17 کی جگہ کام کر رہے ہیں۔ گریڈ 11 والا آفیشل ہوتا ہے جی اور گریڈ 17 والا آفیسر ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ لوگ جو تیئیس ہیں اور گریڈ 11 میں ان کی تنخواہ ہے اور وہ کام کر رہے ہیں گریڈ 17 کی جگہ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گریڈ 11 کی جگہ پر کون کام کر رہا ہے؟ جناب سپیکر، ایک عجیب بات یہ ہے کہ آیا متعلقہ وزیر یہ بتانا پسند کرینگے کہ کب وہ کلاس فور کو اپ گریڈ کر کے 11 سکیل پر کام کرنے کا موقع دینگے اور اگر یہ تمام لوگ اپ گریڈ ہوتے ہیں اور صرف کلاس فور کو اپ گریڈ نہیں کیا جاتا، اس کو 11 تک لے جانے کیلئے، تو یہ تو ایک طبقے کیساتھ، ایک سکیل کیساتھ ظلم ہے جی۔ میری گزارش ہوگی کہ کلاس فور کو بھی یہ کریں اور اتنی بڑی بد نظمی اس محکمے کے اندر موجود ہے، اگر یہ باقاعدہ پروموشن کر دیں۔ انہوں نے مجھے جواب بھی یہی دیا ہے جی کہ گریڈ 17 میں کورٹ Involve ہے تو صرف گریڈ 17 میں کورٹ Involve ہے، گریڈ 18 میں تو کورٹ Involve نہیں ہے، گریڈ 19 میں Involve نہیں ہے، گریڈ 20 میں Involve نہیں ہے،

گریڈ 11 اور 17 میں Involve ہے تو اس پورے محکمے کو جو انتہائی اہم محکمہ ہے اور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، آخر اس محکمے کو اتنی بد نظمی کا شکار کیوں کیا گیا ہے؟ اس کو ٹھیک کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، بہتر یہ ہو گا کہ آپ ایک فریش کوئسچن اس طرح لے آئیں۔ یہ تو سپلیمنٹری کوئسچن نہیں ہے، یہ تو مین کوئسچن ہے جو آپ نے فرمایا تو مطلب یہ ہے کہ دوسرا کوئسچن ہو۔ میرے خیال میں آگے چلتے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی ہے جناب سپیکر!۔۔۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

176 ۔ سید محمد علی شاہ باچا: کیا وزیر تعمیرات و خدمات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ملاکنڈ کو گزشتہ دو سالوں یعنی 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ایم اینڈ آر فنڈ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ سے نئی سڑکیں بھی بنائی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ دو سالوں کے دوران مذکورہ فنڈ سے کتنا فنڈ ضلع ملاکنڈ میں خرچ کیا گیا ہے اور کونسی نئی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) مذکورہ دو سالوں یعنی 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ورکس اینڈ سروسز ملاکنڈ کو ضلع حکومت کی طرف سے ایم اینڈ آر روڈ کی مد میں کل -/2,14,73,000 روپے کی منظوری دے دی گئی تھی جن میں -/1,19,50,000 روپے تحصیل بٹ خیلہ میں اور -/95,23,000 روپے تحصیل درگئی میں خرچ کئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل درگئی میں 08-2007 کے دوران -/36,66,778 روپے کی تفصیل

نمبر شمار	نام سڑک	خرچ شدہ رقم
1	مرمت سواتو کلے کوپر روڈ	-/4,00,000 روپے

2	مرمت غاور کلے خاص روڈ	4,00,000/-روپے
3	مرمت قادر کلے تاکوپر کلے روڈ	3,26,875/-روپے
4	مرمت ہریان کوٹ ہیرو شاہ روڈ	1,67,589/-روپے
5	مرمت سخاکوٹ بانڈہ جات روڈ	3,49,774/-روپے
6	مرمت سخاکوٹ خاص بانڈہ جات جدید روڈ	3,07,140/-روپے
7	مرمت سخاکوٹ خاص روڈ	2,10,276/-روپے
8	مرمت درگئ خرکے روڈ	2,61,708/-روپے
9	مرمت یونین کونسل درگئ خرکے روڈ	2,81,086/-روپے
10	مرمت درگئ ورتیر روڈ	2,15,488/-روپے
11	مرمت گڑھی عثمانی خیل روڈ	4,00,000/-روپے
12	مرمت یونین کونسل کوٹ روڈ	1,75,496/-روپے
13	مرمت سلئ پٹے روڈ	1,71,346/-روپے

تحصیل بٹ خیلہ میں 2007-08 کے دوران 54,55,803روپے کی تفصیل

نمبر شمار	نام سڑک	خرچ شدہ رقم
1	تعمیر کازوے الہ ڈھنڈ	5,52,568/-روپے
2	مرمت تھانہ خاص تابانڈہ جات روڈ	9,00,000/-روپے
3	مرمت بٹ خیلہ اماندرہ بمعہ گنیار روڈ	9,00,000/-روپے
4	مرمت توتکان میخ بند روڈ	6,00,000/-روپے
5	مرمت بٹ خیلہ توتکان روڈ	4,00,000/-روپے
6	مرمت قولنگی لویہ آگرہ روڈ	5,00,000/-روپے
7	مرمت شولگرہ خار روڈ	1,51,909/-روپے
8	مرمت گیرو شاہ تاڈھیری جولاگرام روڈ	73,736/-روپے
9	مرمت شریف آباد تا گمبت بٹ خیلہ	3,99,727/-روپے
10	مرمت غوانو کنڈاؤ روڈ	4,82,000/-روپے

11	مرمت چارکوٹلی روڈ	-/3,65,863روپے

تحصیل درگئی میں 07-2006 کے دوران -/58,58,453روپے کی تفصیل

نمبر شمار	نام سڑک	خرچ شدہ رقم
1	مرمت روڈز یونین کونسل سخاکوٹ خاص	-/5,87,562روپے
2	مرمت روڈیونین کونسل مہردی	-/7,15,019روپے
3	مرمت روڈیونین کونسل ہیروشاہ	-/1,12,516روپے
4	مرمت روڈیونین کونسل گڑھی عثمانی خیل	-/5,14,000روپے
5	مرمت روڈیونین کونسل خرکے	-/4,50,000روپے
6	مرمت یونین کونسل سخاکوٹ جدید	-/4,50,000روپے
7	مرمت روڈیونین کونسل ورتیر	-/4,50,000روپے
8	مرمت روڈیونین کونسل بدرگہ	-/4,50,000روپے
9	مرمت روڈیونین کونسل کوپر	-/4,50,000روپے
10	مرمت روڈیونین کونسل کوٹ	-/4,50,000روپے

تحصیل بٹ خیلہ میں 07-2006 کے دوران -/64,94,347روپے کی تفصیل

نمبر شمار	نام سڑک	خرچ شدہ رقم
1	مرمت روڈز پیران رنگ مالہ	-/4,23,633روپے
2	مرمت روڈبٹ خیلہ توتکان	-/6,27,000روپے
3	مرمت روڈاماندرہ الہ ڈھنڈ تھانہ	-/15,00,000روپے
4	مرمت یونین کونسل بٹ خیلہ لوئر (چارکوٹلی)	-/5,00,000روپے
5	مرمت روڈپلئی بازدرہ	-/4,00,000روپے
6	مرمت روڈخارشولگرہ	-/4,50,000روپے
7	مرمت روڈتھانہ بائی پاس	-/4,50,000روپے
8	مرمت روڈیونین کونسل ڈھیری الہ ڈھنڈ	-/4,44,352روپے

230۔ <u>ملک قاسم خان خٹک</u>: کیاوزیر تعمیرات وخدمات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 08-2007 کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ کرک نے مختلف آبنوشی کی سکیموں پر قواعد وضوابط کے برعکس مالکان زمین کو نظر انداز کرکے غیر لوگوں کو آپریٹر/وال مین کی پوسٹوں پر تعینات کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیموں پر جن لوگوں کی تعیناتی کی گئی ہے، ڈیوٹی دیئے بغیر گھروں پر تنخواہ لے رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز قواعد وضوابط کے خلاف جن لوگوں کی تعیناتی کی گئی ہے، ان کے نام و مقام تعیناتی اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیراعلیٰ: (الف) جی ہاں، مالی سال 08-2007 میں ایک سو انیس افراد کو مختلف آبنوشی سکیموں پر آپریٹر/وال مین بھرتی کیا گیا ہے جن میں ایک سو ایک افراد کو جو کہ زمینوں کے مالک ہیں، کو بھرتی کیا گیا ہے جبکہ اٹھارہ افراد کو، جن پر متعلقہ ایم پی ایز کا اعتراض ہے، وہ مالک زمین نہیں ہیں۔

(ب) جی نہیں، مذکورہ ملازمین باقاعدہ مختلف آبنوشی سکیموں پر کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of Scheme	Name of mployies	Address
1	WSS: Gardi Banda	Raziqullah	Village Ahmad Abad P/O Ahmad Abad Tehsil: T/Nasratti.
2	WSS: Mohabat Khel	Sadiq-ur-Rehman	Village Dawala P/O Chowkara Tehsil T/ Nasratti District Karak.
3	WSS: Dabaki Killa	Naqibullah	Village Ghundi Killa P/O Chowkara Tehsil T/Nasratti District Karak.
4	WSS: Jehangiri Banda	Feroz Khan	Village Lakki Banda.
5	WSS: Shadi Khel.	Mohammad Altaf	Village Lakarki Banda Tehsil T/Nasratti District Karak.
6	WSS: Khojaki Killa	Mohammad Farid	Village P/O Zara Ghandi.
7	WSS: Asal Jan Koroona	Saidullah	Village Suratti Killa.
8	WSS: Zangana Masti Khel	Sadiqullah	-do-

9	WSS: Bangi Killa	Waqas Rahim	Village Alam Sheri.
10	WSS: Behram Khel	Javaid Akhtar	Village Chowkara.
11	WSS: Serkai Lawaghar	Shahid Iqbal	Village Siraj Koroona.
12	WSS: Darsha Khel	Nimatullah	Village Chokara Tehsil T/Nasratti.
13	WSS: Kar Dhand/Zarin Killa	Mohammad Zahir	-do-
14	WSS: Sherza Khel	Nasrullah	Village Dangar Wala.
15	WSS: Gumbati	Shams-ur-Rehman	Village Ahmad Abad Tehsil:T/Nasratti.
16	WSS: Kamar Sar (PF-41)	Eid BadShah	Village Rehmat Abad (PF-41).
17	WSS: Kanda Karak	Saif-ur-Rehman	Village Mumbatti Killa.
18	WSS: Machaki Banda	Khalid Usman	Village T/Nasratti.

(ج) چونکہ متعلقہ سٹاف، جس کا ذکر جز(ب) میں کیا گیا ہے، کا تعلق اسی تحصیل تخت نصرتی کرک سے ہیں جو کہ مالکان زمین نہیں ہیں، کو میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے، جن کے نام، مقام تعیناتی اور سکونت کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کیلئے درخواستیں موصول ہوئی ہی، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب ڈاکٹر حیدر علی خان، ایم پی اے، 2009-01-14 و 2009-01-15، محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ، وزیر سماجی بہبود، 2009-01-14، جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ، ایم پی اے، 14-01-2009، جناب تیمور خان، ایم پی اے، 2009-01-14۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'leave' is granted.

جناب محمد علی خان: زما یو کوئسچن پاتے شو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوم یو؟

جناب محمد علی خان: آخر نے کوئسچن، کوئسچن نمبر 231۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم والا اوشو، ملک قاسم۔

Mr. Muhammad Ali Khan: 231.

Mr. Deputy Speaker: It will be taken tomorrow.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا بہ سبا واخلو۔ خیر دے، سبا بہ واخلو۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Hafiz Akhtar Ali, Honourable MPA, to please move his Call Attention Notice No. 70. Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! "حکومت کی توجہ اس اہم اور حساس مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کالج کاٹلنگ مردان اور گورنمنٹ ڈگری کالج بابوزئی مردان میں سٹاف کی انتہائی قلت ہے، باؤنڈری وال بھی کاٹلنگ کالج کی نہیں ہے اور دوسری ضروریات بھی ہیں، طلباء کا مزید وقت ضائع ہونے کا خدشہ ہے، حکومت نوٹس لے"۔

Mr. Deputy Speaker: Janab Qazi Asad Sahib, Minister for Higher Education.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سپیکر صاحب، میرے خیال میں وہ پشاور میں موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں یہ گزارش کرونگا جی کہ میرے خیال میں اس میں ہم نے کافی مفصل جواب دیا ہے کہ یہ آخری مراحل میں ہے، اس میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں۔

حافظ اختر علی: دا جی متعلقہ منسٹر صاحب نشتہ نو دا جی پینڈنگ کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوئ وائی چہ دا پینڈنگ کړو، مطلب دا دے چہ Concerned---

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ښہ جی، بالکل پینڈنگ ئے کړئ، صحیح دہ۔

Mr. Deputy Speaker: Now this Call Attention is kept pending because the concerned Honourable Minister is not present. Now coming to next Call Attention Notice No. 104, Mr. Abdul Akbar

Khan, the Honourable MPA, to please move his Call Attention Notice.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جب ہم کوئی موشن اس اسمبلی سیکرٹیریٹ میں جمع کرتے ہیں تو بڑے غور اور سوچ و بچار کرنے کے بعد جمع کرتے ہیں اور جناب سپیکر، اکیس سال میرے اس اسمبلی میں ہوئے ہیں، میں جب ایڈجرنمنٹ موشن مؤو کرتا ہوں تو اس کو کال اٹینشن نوٹس میں کیوں Convert کیا جاتا ہے؟ جناب سپیکر، میں جو یہ مسئلہ یہاں پر لانا چاہتا ہوں، آپ اگر اس مسئلے کو دیکھیں گے اور یہ ہاؤس اس مسئلے کو سنے گا تو یقیناً ہو سکتا ہے کہ اس پر بعض ممبران کے پاس اچھی تجاویز ہوں، ان تجاویز کو یہ اسمبلی، اب تو کال اٹینشن نوٹس پر صرف میں بات کرونگا اور منسٹر صاحب بات کرینگے اور بات ختم ہو جائیگی تو جناب والا، میری درخواست ہو گی کہ ایک کلرک ہمارے ایڈجرنمنٹ موشنز کا Decision نہ لے کہ ادھر ایک کلرک بیٹھ کر ہمارے کال اٹینشن نوٹس کو ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کرے اور ہماری ایڈجرنمنٹ موشن کو کال اٹینشن نوٹس میں Convert کرے۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا تھا کہ ہمارے ساتھ یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔

"جناب سپیکر، کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو پشاور میں ٹریفک کے نظام سے پیدا ہوا ہے، لوگ گھنٹوں گھنٹوں انتظار کرتے ہیں مگر ان کو جانے کا راستہ نہیں ملتا۔ یہاں کے رہنے والے اپنی منزل کو گھنٹوں میں نہیں پہنچ سکتے۔ چونکہ انتہائی عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے، اسلئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے اور اس کا کوئی حل نکالا جائے"۔

جناب سپیکر، آج اگر آپ دو بجے یا ڈھائی بجے یہاں سے، یونیورسٹی روڈ سے یا اس یونیورسٹی روڈ پر آپ اگر حیات آباد جائیں یا اگر آپ شام کو پھر ادھر سے یا اڈے سے اس طرف آئیں یا صبح جب آپ حیات آباد سے یا ٹاؤن سے ادھر آئیں تو جناب سپیکر، ایک ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہمارا لگتا ہے اور میرے خیال میں ہر کسی کو یہ مسئلہ درپیش ہے۔ آج جناب سپیکر، اگر اس مسئلے کا حل نہیں نکالا گیا تو مجھے تو ڈر ہے کہ چار پانچ سال کے بعد، چھ سال کے بعد جب پاپولیشن میں بھی Increase ہو گی اور گاڑیوں کی تعداد بھی Increase ہو گی تو Naturally یہاں پر تو پھر جانا بھی مشکل ہو جائیگا۔ شاید وزیر صاحبان بھی حیات آباد میں یا ادھر یونیورسٹی ٹاؤن میں رہتے ہوں، ان کو پتہ ہو گا لیکن جناب سپیکر، میں تو سمجھتا ہوں کہ میں جب یہاں سے نکلتا ہوں تو ایک گھنٹے سے زیادہ میرا وقت لگتا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ اس پر اگر اور کوئی بولنا چاہے یا اس کا کوئی حل نکالنا چاہے جناب سپیکر، میری درخواست ہو گی کہ اس کا حل نکالا جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس پر اگر مجھے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Anwar Khan, MPA, the same, identical Call Attention Notices.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔"میں جناب والا کی توجہ اس معزز ایوان کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس وقت پشاور میں ٹریفک جام ایک معمول بن گیا ہے، خاصکر صبح اور دوپہر میں چھٹی کے وقت بچے ان ٹائم سکول نہیں پہنچ سکتے ہیں اور گھر بھی واپس ان ٹائم نہیں پہنچتے۔ ٹریفک پولیس چوراہوں پر کھڑے ہو کر تماشائیوں کا نظارہ پیش کر رہے ہوتے ہیں، لہذا اس اہم اور فوری توجہ طلب مسئلے پر پولیس کو ہدایت کی جائے کہ ٹریفک کا مسئلہ فوراً حل کیا جائے"۔

جناب سپیکر صاحب، د ټریفک کومه مسئله چه ده، دا زمونږ د روږونو مسئله نه ده جی، که خلق دا وائی چه روږونه تنگ دی۔ زمونږ د ټریفک کومه مسئله چه ده، هغه صرف او صرف Mismanagement دے جی۔ که تاسو اوگورئ، مونږ د دے ښار اوسیدونکی یو او کوم چوک له تاسو ورځئ، زهٔ به تاسو ته د یو یو چوک نوم واخلمه، Mismanagement داسے دے چه که د هشتنګرئ چوک دے او څنګه ټریفک چوک کراس کوئ نو چوک ته مخامخ دوئ بس سټینډ جوړ کړے دے جی، هلته یو مزدا بس اودریږی، دریم ورپسے اودریږی او چوکونه بلاک شی۔ که سکول ته ماشومان ځی، روزانه د سکول نه مونږ ته دا ټیلیفون راځی چه ستا ماشوم خو گهنټه لیټ رارسی، که ماشومان جی واپس راځی نو زمونږ سره دا غم پیدا شوے وی چه ماشوم به رانه چا تښتولے وی، که څه چل به شوے وی؟ ټیلیفون باندے رابطه، د ماشوم بچی سره خو موبائیل هم نه وی، مونږ سره دا غم هم وی چه یره ماشوم به کور ته روغ رااورسی، څه چل اوشو، په دوه بجے خو چهټی ده او څلورو بجو پورے ماشوم رااونه رسیدو جی؟ جناب سپیکر صاحب، دا یو حقیقت دے چه د یو ملک د ترقئ د پاره، دا یو انټر نیشنل لاء ده چه کوم د این ایچ اے چیئرمین په ټی وی انټرویو کښے هم وئیلی وو چه د ملک د ترقئ د پاره د ټریفک اوسط سپیډ اسی کلومیټر پکار دے، زمونږ د ټریفک حالات دا دی زما خیال دے چه په ښار کښے به څوک په 5 kilometer per hour کښې هم سفر نه شی کولے۔ صرف او صرف خبره دا ده چه Mismanagement دے او دریم غټ ټکے دا دے چه ټریفک پولیس د دغه مزدا بسونه نه ماهواری اخلی،

هغوی ته غږ هم نه کوی، په هر چوک کښے ئے اډه جوړه کړے ده جی، که یو شریف سړے لږ هم غلط کار پارکنګ اوکړی نو په دستئی کښے ورله پرچه ورکوی لیکن دغه بسونه چه کوم دی، د هغوی نه باقاعده ماهواری اغستے کیږی۔ نن د هغے بسونو یو مافیا جوړه شوے ده او هر چوک کښے اډه جوړه شوے ده جی۔ دا هغه مسئله ده، که نن مونږه دا هاؤس ټول راغونډ نه شو او د دے څه حل مو رااو نه ویستو، نو زما خیال نه راځی که کال پس بیا د دے مسئلے مونږه څه حل رااوباسو۔ سپیکر صاحب، زما دا تجویز دے جی، یو چائنا انجینئر وو، ایف ډبلیو او والا له هغه بریفنګ ورکوؤ، نو ایف ډبلیو او والا انجینئر ترینه تپوس اوکړو چه زمونږ دا روډونه چه خرابیږی، د دے مونږ ته تهٔ حل اوښایه۔ نو هغه چائنا انجینئر ورته دا خبره کوی چه ستاسو وجود چه کله زخمی شی نو تاسو څه کوئ؟ وائی مونږه ځو هسپتال ته او هغه پټئ کوؤ۔ وائی نه، تاسو انتظار ولے نه کوئ چه نن مو دا مټ مات شوے دے، کیدے شی سبا مو پښه ماته شی نو یو ځائے به پټئ له لاړ شمه؟ نو هغه وائی چه نه، نه جی مونږه فوری پټئ کوؤ، نو هغه وائی چه د مسئلے حل هم دا دے چه کله ستاسو وجود زخمی شی، نو نن چه تاسو څنګه پټئ کوئ، په وخت مونږه هسپتال ته ځو، پټئ پخپله کوؤ، زمونږه دا عادت جوړ شوے دے چه مونږ د بل زخم انتظار کوؤ چه نن مے پښه ماته ده، کیدے شی سبا مے دا بله پښه ماته شی نو یو ځائے به هسپتال ته لاړ شمه او بیا به پټئ اوکړمه۔ دا جی هغه خبرے نه دی، دا داسے خبره ده، فوراً د دے یو حل پکار دے، فوراً دے خبرو باندے سوچ پکار دے۔ دا ایوان دلته ناست دے جی، دا په هر ځائے کښے یوه ډیره اهمه مسئله ده جی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهیک ده جی۔

<u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ:</u> زهٔ ستاسو په وساطت دا خبره کوم چه د دے مسئلے د حل رااوویستے شی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ډیره مهربانی، ډیره مهربانی۔ پیر صابر شاه صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> *جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ ٹریفک کے حوالے سے فاضل ممبران نے یہاں پہ جو ایڈجرنمنٹ موشن مؤو کیا ہے، جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور پشاور کے اندر جس طرح ٹریفک جام*

ہو رہا ہے اور جس طرح ٹریفک میں اضافہ ہو رہا ہے، وہ ایک خطرناک صورتحال ہے جی۔ Pollution اور دیگر چیزوں کو چھوڑ کے جو ہمارے Schools' hours ہیں، صبح اور چھٹی کے اوقات میں میرے خیال میں ایسی صورتحال ہوتی ہے کہ یہاں پہ نظر آتا ہے کہ بالکل پورا دن یہاں پہ Movement نہیں ہو سکے گی۔ جناب سپیکر، اس میں تو بنیادی بات یہ ہے کہ اس طرف آج تک کسی نے توجہ نہیں دی۔ توجہ اگر دی جاتی ہے تو ٹریفک پولیس کو یا ٹریفک کے ایس ایس پی کو بٹھا کر اور اس کو کہا جاتا ہے کہ آپ ٹریفک کو ٹھیک کریں لیکن یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے پہلے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری جو سڑکیں ہیں، یہ ٹریفک کی کتنا لوڈ اٹھا سکتی ہیں اور جو Input ہے ہمارے ہاں گاڑیوں کا کہ کتنی گاڑیاں یہاں پہ آ رہی ہیں؟ میرے خیال میں اگر Concerned Minister صاحب تفصیلاً اس پہ یہ ہمیں بتادیں کہ ہماری گاڑیاں جو ہیں، کتنی گاڑیاں پشاور کے اندر، موجودہ سڑکوں کی لوڈ کو یہ اٹھا سکتی ہے اور Monthly یہاں In put کتنا ہے؟ کتنی یہاں پہ رجسٹریشن ہو رہی ہے؟ کتنی گاڑیاں یہاں پہ آ رہی ہے؟ اس سارے چیز کو کیلکولیٹ کرنے کے بعد حکومت کو چاہیئے کہ ایک خاص حد مقرر کریں کیونکہ آجکل جو ہمارے بینکس ہیں، انہوں نے جو لیزنگ سسٹم شروع کیا ہے، اس نے تباہی کر دی، اس نے ایک تو لوگوں کو بالکل ایک شکنجے میں، سود کے ایک نظام کے اندر بالکل ان کو باندھ دیا ہے جو کہ تباہی ہے، دینی حوالے سے بھی اور دنیاوی حوالے سے بھی اور دوسری طرف یہ ہے کہ ہر آدمی گاڑی خرید رہا ہے، ہر پانچواں گھر جو ہے، اس نے گاڑی کیلئے Apply کی ہے۔ تو ایک سسٹم کو بنانے کی ضرورت ہے کہ ہمیں لیزنگ کا بھی، اس کا بھی ہمیں ایک Limit رکھنی ہوگی۔ پھر کتنی لوڈ ہماری سڑکیں اٹھا سکتی ہے؟ اور کتنے گاڑیوں کو یہاں پہ ملک کے اندر، یہاں پہ رجسٹریشن جو ہے، اس کو بھی پابند کیا جائے تو یہ اگر کیلکولیشن ہے تو Concerned منسٹر اگر Kindly اس پہ ہمیں بتادیں اور اس کے بعد، ورنہ اس سلسلے کو میں کہونگا کہ کمیٹی ہو اور اس کمیٹی کی اندر اس مسئلے کو اٹھایا جائے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، یہی میرا ڈر تھا کہ سارے ممبران اس پر بولنا چاہتے ہیں تو میری تو درخواست ہو گی کہ اس کو ایڈجرنمنٹ موشن میں Convert کریں اور پھر سارے ممبران، جو بھی اس ایشو پر بولنا چاہتے ہیں، انتہائی اہم ایشو ہے۔ اب اگر رولز پہ آپ جاتے ہیں تو کال اٹینشن نوٹس کو تو۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> متعلقہ وزیر صاحب کا تو جواب سن لیں کہ وہ کیا فرما رہے ہیں؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب عالمزیب: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عالمزیب۔

جناب عالمزیب: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا کومه مسئله چه زمونږه د ټریفک ده، دا ډیره انتهائی سنگین ده او څنگه چه زما دے ورونړو وینا اوکړه، د دے پیښور ښار یوه خو غټه مسئله دا ده چه مونږ سره څومره رکشے دی او دا څومره بسونه دی، دا بغیر د پرمټه په دے پیښور ښار کښے چلیږی او متعلقه منسټر صاحب د ټولو مخکښے دا مهربانی اوکړی چه کومو گاډو ته پرمټے نه دی ملاؤ، نو په هره طریقه چه وی خو چه د هغے مخ نیوے اوشی۔ دویم اهم مسئله د پیښور ښار هغه غیر قانونی اډے دی چه هغه په هر سړک د پاسه اډه جوړه ده، د هغے نه نه حکومت ته څه ریونیو راځی او نه پوهیږو چه د یو څو خاص بد معاشانو چه په پیښور ښار کښے د یوے یوے ورځے لکھونه روپئ یو یو بدمعاش ته ملاویږی او هغوی خپل غونډگان کښینولی دی او د سړک په هر موړ کښے یو نوے اډه جوړه شوے ده او هغے اډے نه گاډی اوځی او هغوی ترے پیسے راغونډوی۔ دریم اهم ټکے چه کوم دے، هغه دلته تهه بازاری ده۔ په پیښور ښار کښے د دے نه مخکښے زمونږه چه کله تیر د لوکل گورنمنټ پهلا کوم سیشن وو، نو په هغے کښے زهٔ د ټاؤن ون پیښور ممبر وومه، په هغے کښے مونږه دا تهه بازاری ختمه کړے وه۔ اوس دے ځل هغه بله ورځ بیا په اخبار کښے د تهه بازارئ هغه اشتهار لگیدلے دے چه کوم خواهشمند حضرات وی، نو را د شی تهه بازاری د اوکړی۔ سپیکر صاحب، تهه بازاری هغے ته وائی چه د سړک د پاسه خلق ناست وی او هغوی هغه خپل سامانونه خرڅوی۔ زمونږه یو خوا سړکونه کم دی، بل طرف ته د پرمټ نه بغیر په زرگونو گاډی په پیښور ښار کښے چلیږی۔ دریم پکښے له دغه تهه بازاری والا هم راغلی دی او ټول روډونه ئے مونږ ته بلاک کړی دی۔ څلورمه هغه غیر قانونی اډے دی، نو چه په کوم ښار کښے څوک دا تپوس نه شی کولے چه دا اډه د چا ده؟ څوک دا تپوس نه شی کولے چه دا تهه بازاری د چا ده؟ څوک دا تپوس نه شی کولے چه دا گاډے او دا رکشه بے پرمټه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمزیب خان، عالمزیب خان-----

جناب عالمزیب: ولے چلیږی، نو د هغے هم د غه انجام وی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمزیب خان-----

جناب عالمزیب: چه په دے لاره باندے زمونږه زنانه او ماشومان بچی، هیڅ څوک سفر نه شی کولے۔ دا زمونږه ورونړو چه کومے خبرے اوکړے، دا خو دوئ د هغه مین روډونو اوکړے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمزیب خان-----

جناب عالمزیب: په ښار کښے د ننه چه کوم حال دے، نو هغه د دے نه هم ډیر برا حال دے۔ مهربانی اوکړئ دا څلور څیزونه چه د کومو ما تاسو ته نشاندهی اوکړه، دا مشران د دا لری کړی، نو انشاء الله تعالیٰ هیڅ وجه نه ده چه دا روډونه د کهلاؤ نه شی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب، گزارش دا دے چه دا کال اټینشن نوټس دے، کال اټینشن نوټس باندے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد عبد الله صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی بحث نه شی کیدے۔ دا ډیر Important matter دے، زهٔ Agree کومه، دوئ د راولی، ایډجرنمنټ موشن باندے ټول ورونړه د خبرے اوکړی خو چونکه دا ډیره هیوی هیوی-----

جناب بشیر احمد بلور{سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر، متعلقہ منسٹر، اس کے بعد۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب، دوئ دا خبرے اوکړلے، مقصد هم دا دے چه د پیښور ټریفک ډیر زیات دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): Congestion ډیر زیات دے، خلقو ته ډیر تکلیف دے، د دوئ مقصد هم دا دے او زهٔ ډیر شکر گزار یم د خپلو ممبرانو صاحبانو چه هغوی د پیښور د پاره دومره سوچ کوی چه پیښور کښ داسے حالات خراب دی۔ زهٔ هم درخواست کوم چه کله د پیښور د ډیویلپمنټ خبره راشی، نو بیا یو کس هم

د هغے سپورټ نه کوی۔ پکار ده چه دا کوم فنډ چه دے ، ښه د دے نه لږ لږ فنډز مونږ ته را کړی چه مونږ دلته کارونه زر Activate کړو چه دا ټریفک کھلاؤ شی۔ زهٔ دوئ ته دا تسلی ورکوم چه زمونږ حکومت چه کله نه راغلے دے ، مونږ دے باندے ډیر زیات کار کړے دے۔ تقریبا دیارلس Underpasses مونږه Propose کړی دی، هغے د پاره اخبار کښے هم راغلی دی، د هغے مونږ پوره Feasibility جوړه وو ، لگیا یو۔ د هغے نه پس چه دا کوم مونږ پنځلس یا دیارلس Underpasses چه مونږ شروع کوؤ نو انشاء الله دا مسئله به دے سره حل شی۔ بله خبره دا ده چه زمونږ د پیښور ښار د دومره آبادئ د پاره جوړ نه وو۔ تاسو ته علم دے چه افغان ریفیوجز راغلل، تقریبا پنځویشت لکهه کسان وو ، هغوی هم دلته ماشومان وو او نن مشران شو ، هغوی ټول پکښے دلته Accomodate شول، نو په دے وجه باندے زمونږه دا انفراسټرکچر ډیر زیات خراب دے۔ مونږ دا منو خو دے د پاره وسائل هم پکار دی او مونږ کوشش کوؤ چه زمونږ څومره وس کښے وی، هغه شانتے کوؤ۔ بل دا پیر صاحب خبره اوکړه چه قسطونو باندے گاډی ملاویږی، خیر دے کنه که دا مونږ خلق په گاډو کښے گرځو نو که غریب سړے په قسطونو باندے گاډے واخلی نو هغه د هم گرځی۔ هغوی ته مونږ دا نه شو وئیلے چه دے څیز باندے مونږه پابندی کوؤ چه څوک د په موټر کښے نه گرځی، دا د هر چا د کمیونیکیشن ذریعه ده او خدائے د اوکړی چه هر یو کور کښے لس لس گاډی ولاړ وی خو مونږ به انشاء الله کوشش کوؤ او باقی زما ورور د اډو خبره اوکړله، د غیر قانونی اډو خبره ئے اوکړله، دا به آئی جی ټریفک سره خبره اوکړو ، دوئ به هم ځان سره کښینوؤ چه کوم ځائے کښے دا غیر قانونی اډے دی چه هغه زر تر زره بند کړے شی۔ سپیکر صاحب، مونږ پرون نه هغه بله ورځ میټنگ کړے دے ، میاں صاحب او زهٔ هم وومه، مونږ ټول کسان غوښتی وو او اخبار کښے هم راغلی وو۔ مونږ د Pollution باره کښے هم میټنگ کړے دے ، دا Waste چه دے ، دا پیښور کښے تقریبا ایک هزار ټن Daily waste چه دے ، هغه پیښور کښے په دے څلور واړو ټاؤنونو کښے راځی، زهٔ دوئ ته، هاؤس ته دا تسلی ورکوم چه زر تر زره هغے د پاره مونږ یو پروگرام جوړ کړے دے چه یوه لویه کارخانه لگوؤ چه هغے کښ دا Waste چه دے چه هغے نه سره

جوړه شی او څه د فیول د پاره مونږ استعمال کړو، هغے باندے هم مونږ کار روان کړے دے۔ بیا مونږ د مرکزی حکومت هم شکر گزار یو، مونږ یو Proposal لیږلے وو چه دا Waste چه دے، دے د پاره مونږ ته گاډی پکار دی، دے د پاره مونږ ته کنټینرے پکار دی، نو د هغے د پاره ئے هم راته پیسے منظورے کړی دی، انشاء اللّٰه هغه به هم مونږه اوکړو نو دا د Waste خبره به هم ختمه شی او دا ټریفک چه دے، دا چه مونږ Underpasses جوړ کړو نو انشاء اللّٰه دا به هم ختم شی خو دا ده چه دا پیښور ښار د دومره لوئے آبادئ د پاره نه وو جوړ۔ یو دا افغان مهاجرین چه راغلی دی او بل دا چه څنگه زمونږ دے ورنړو اووئیل، زمونږ هر یو ورور چه دلته ناست دے، د هغه کور پیښور کښے دے خو پیښور د پاره هر یو کس، که پیر صاحب اوگورئ یا هغه اوگورئ، دا ټول دلته اوسیږی او زمونږ دا ډیپارټمنټ، مونږ چه کوم وخت ډیمانډ کوؤ چه زمونږ د پاره فنډز زیات کړئ نو هغوی وائی چه زمونږ حلقو ته ولے فنډز کم ملاویږی؟ نو زهٔ به دا خواست اوکړم چه بل اے ډی پی کښے مونږ سره کوآپریشن اوکړئ چه پیښور ته زیات نه زیات پیسے ورکړو چه دلته دا مسئلے حل کړو۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): تاسو ما لږ پریږدئ-----

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، د روډ د Length یا د سټینډ خبره نه ده، سر-----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر!-----

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: خبره د Mismanagement ده، مونږ دا خبره کوؤ چه خبره د Mismanagement ده۔ د روډونو د کهلاؤولو خبره نه ده جی۔ په هر چوک کښے اډے جوړے شوی دی-----

وزیر اطلاعات: تاسو هر چا نمبر تیر کړو، اوس سپیکر صاحب،-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب،

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زهٔ ستاسو ډیر مشکور یم۔ د دے ټولے مسئلے تړون چه کوم دے ، هغه د ټرانسپورټ ډیپارټمنټ سره دے او رشتیا خبره ده چه تاسو ټولو ته معلومات دی چه ټرانسپورټ ډیپارټمنټ هغه محکمه ده چه دا اوس ډیره تازه جوړه شوے ده او د بدقسمتئ نه چه دا څومره اهم ایشو ده، دومره ټرانسپورټ ډیپارټمنټ ته هغه اهمیت نشته دے ځکه دے تقسیم وو۔ زهٔ په دے د خپلو ممبرانو مشکور یم چه ډیر اهم مسئلے ته ئے زمونږ توجه راګرځولے ده۔ دیکښے شک نشته دے چه د Mismanagement خبره پکښے ځکه شامله ده چه زمونږه د ګاډو اختیار د یو سره دے ، د رجسټریشن اختیار ئے د بل سره دے او د ټریفک اختیار ئے د پولیس سره دے ، ټرانسپورټ محکمه خپله ځان له ده۔ اوس دا چه تر څو پورے په یو تار پیللے شوی نه وی او هم په یو څیز باندے اختیار د مختلف، ستې ګورنمنټ پکښے ځان له دے ، چرته به ټهیک کیږی جی؟ یو جائزه خبره، ټهیک خبره چه وی، پکار دا ده چه سسټم وی، نو هله به شے ټهیک کیږی چه زهٔ ګاډے نیوے نه شم او د رجسټریشن د پاره زمونږ چونکه دا د ټولو امانت دے چه سړے خبره کوی، وائی د ریونیو زیاتولو د پاره خیر دے رجسټریشن کوئ او انسپکټر ته ټارګټ ورکړے شی چه څومره رجسټریشن ډیر کولے شئی، نو ټهیک ده۔ سوال دا پیدا کیږی چه پرمټ نشته، رجسټریشن څنګه کوے؟ پرمټ به هله وی چه ډیپارټمنټ تا ته اووائی چه ګنجائش شته۔ پر مټ به ایشو کیږی، این او سی به درکوی، هله به رجسټریشن کیږی نو دلته په زرګونو باندے ګاډی رجسټریشن والا ګرځی، په زرګونو ګاډی ګرځی او هغه رجسټرډ شوی وی، ما له راشی چه ما له پرمټ راکړه، زهٔ هغه سره څه اوکړم؟ هغه د پیښور دننه رجسټرډ دے خو که زهٔ پرمټ نه ورکوم نو Illegal دے۔ که پرمټ ورکوم نو دغه ګنجائش جوړیږی چه هر سړے به دغه رنګ راځی او د زرو ګاډو په ځائے باندے به شپږ زره ګاډی ګرځی نو څنګه به کنټرول کیږی؟ زهٔ خپل ځانی دا محسوسوم چه چونکه دا ډیره سخته او ډیره، دا اوس چه کوم په سړک باندے ، دوئ چه کوم ذکر اوکړو، افسوس دا دے زمونږه خو، دا ښه ده چه اوس کله کله جهنډه نه شو لګولے ، نو مونږ ته هم مشکلات شته، ګنی چه جهنډه لګوے نو پخپله

(تالیاں)

د رته لارے کھلاویږی، نو هغه سړی ته احساس کم وی خو چه کوم خلق په عام ګاډو کښے ځی نو یوه نیمه، دوه ګهنټے صرف د حیات آباد نه تر دے ځائے پورے لګی نو چه د ماشوم د سکول ټائم ضائع کیږی نو هغه به په کوم طریقه باندے وی؟ زۀ خپل ځانی د دے هاؤس په وساطت سره چه زمونږ د ټولو شریکه مسئله ده، دوئ وائی چه غیرقانونی اډے به چلیږی، غیرقانونی اډه به څنګه چلیږی؟ اول د زما د هاؤس دا ملګری چه که زۀ چا له ګوتے وروړم نو چه نیزدے رانشے، هر سړے وائی زما ووټر دے، زما پیژنږلو دے، زما رشته دار دے، هیڅ یو قانونی، زۀ د اسمبلئ په فلور د حکومت په حواله دا خبره کوم، که دلته زمونږ د هرے ادارے کس وی، افسوس دا دے چه نیغ په نیغه، که زۀ وایم چه زما، نو د ټرانسپورټ سره خو دا اختیار په دے طریقه نشته خو زۀ حکومت ته او د هغوی پولیس اهلکارو ته دا وایم چه غیرقانونی اډه ده، که هغه زمونږه د نیکه وی هم، غیرقانونی ده، په هر قیمت هغه ختمول غواړی، هیڅ قسم ته د هغے اجازت نشته۔

(تالیاں) او زۀ پولیس ته د دے ملګرو په وساطت دا حکم ورکوم چه که چرته تاسو دا او نه منل، بیا به ستاسو خلاف ایکشن اغستے شی۔ مونږه نه د رشوت په زور راغلی یو، نه رشوت منو۔ مونږه ډسپلن غواړو او د ډسپلن د پاره به دلته خپله کارروائی کوؤ۔ د رکشو خبره دوئ اوکړه، دا ډیره غټه ایشو ده، د دے سره تړلے ده۔ زمونږ د رکشو ملګری به توقع کوی چه دوئ څه وائی؟ تاسو په خدائے یقین اوکړئ چه زمونږه دلته شل زره رکشے دی، شل زره او ضرورت زمونږه څلور زره دے، دا به چرته ځی؟ که ګوتے وروړے، نو لنډه خبره ده چه د غریب رزق کښے ګوتے وهل دی۔ که ګوتے نه وروړے، دا مسئله به وی۔ ډسپلن د هر چا د پاره ډسپلن دے۔ غریب زما د سر تاج دے، زۀ د غریب په ووټ راغلے یم، زۀ پخپله غالباً، کیدے شی، امکان لری چه په دے اسمبلئ کښے، په دے هاؤس کښے په ټولو کښے غریب سړے یم۔ زۀ خپله د غریب همدرد یم خو که کوم نقص، کوم تاوان قوم ته رسی، دا غریب او خان، مالدار، ټول د قوم حصه ده۔ مونږ به ډسپلن ساتو چه غیرقانونی رکشے دی، نو مونږه دا احکام جاری کوؤ هغوی ته چه غیرقانونی رکشے چه کوم خاصکر د نورو ښاریو دی، دا سے پکښے شته دے چه د نورو ښاریو دی او دلته چلیږی، هغه د فوری طور د پیښنور نه بهر کړے شی

ځکه چه کوم کوم ځائے د هغوی حق دے چه په هغه ځائے کښے وی۔ زۀ نه غواړم چه د یو بل ښار رکشه د دلته وی او د هغوی خلق د په تکلیف کښی وی او دوئ د دلته خپله گټه کوی۔ چه د کوم ځائے د پاره د ، ضرورت دے ، پکار دا دی چه هم هغه ښار ته لاړ شی۔ دوئ وائی چه دا راغونډه کړئ۔ د ټهه بازارئ خبره کیږی، ټهه بازاری د هغه چا نه اغستے کیږی چه اجازت ورله ورکوی۔ زۀ ډیر په افسوس سره وایم چه یو مسئله پرته ده، ولے اجازت ملاویږی؟ او اجازت هم ورکوم او بیا ورته وایم روډ د ولے بند کړے دے ؟ اجازت خو ما ورکړے دے د پاره د دے چه په روډ اودریږه۔ پکار دا ده چه اجازت، دا یو پائپ لائن ته شی ټوله خبره چه اجازت ورکړے کیږی چه د هغے اندازه لگولے کیږی، چه رجسټریشن کیږی چه د هغے اندازه وی او چه پرمټ ورکړے کیږی، د هغے اندازه وی او د ټرانسپورټ سره ټرلے چه څومره خبرے وی، پکار دا ده چه هغه په پائپ لائن کښے شی او نیغ په نیغه د ټرانسپورټ ډیپارټمنټ د لاندے شی چه د اختیاراتو ځائے معلوم وی او هغه ټریفک چه زۀ به آئی جی پی ته وایم، هغه ټریفک چه زۀ به ډی آئی جی ته وایم، نیغ په نیغه د ټریفک د ټرانسپورټ سره کار دے ، دا د ټرانسپورټ ډیپارټمنټ سره پکار دے چه مونږه Disciplinary action اخلو چه بیا پکښے که څوک غلا کوی چه د هغے هم تپوس کوؤ۔ نو زۀ خپله دا ضرورت محسوسوم چه دا خبره د کمیټئ ته لاړه شی (تالیاں) او دا د Thrash out شی او چه په دیکښے څومره خامئ وی او زۀ د ټولو ملگرو مشکور یم، اهم مسئله وه چه په گوته کړه، مونږه به ورسره سنگ په سنگ ملگرتیا کوؤ او دا مسئله به حل کوؤ ځکه چه دا زمونږه شریکه مسئله ده۔ مهربانی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب! ما ته یو منټ راکړئ۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> دے ایجنډے باندے مهربانی اوکړئ جی، مخکښے لاړ شئ جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب ثاقب اللہ صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، میاں صاحب زمونږه منسټر صاحب ډیرے مزیدارے خبرے اوکړے جی، زۀ د دے پوره تائید کوم جی خو دیکښے یو دوه درے خبرے بار بار راځی جی، د هغے طرف ته زۀ ستاسو د ټولو، د ایوان او د دے خپلو ملګرو توجه غواړم جی۔ سر، زمونږه ایجوکیشن منسټر صاحب اودریږی، هغوی وائی چه تاسو مونږ له ټائم راکړئ چه دا شے مونږه ټهیک کړو، مونږه باندے بوجھ مه اچوئ۔ هیلتھ منسټر صاحب اودریږی، هغه هم دا خبره کوی چه ما له یو شپږ میاشتے راکړئ، تاسو سفارشونه مه کوئ نو دا کیږی۔ داسے میاں صاحب هم نن یوه خبره اوکړه چه بهئ مسئله داسے ده چه کوم زورآور دے ، هغه خپل زور استعمالوی او خپل کسان معاف کوی او چه کوم غریب دے ، هغه لاړو، هغه سر اوخوړو۔ خبره داسے ده سر، چه زۀ د دے تائید کوم او ټول ایوان ته دا خواست کوم ستاسو په وساطت باندے چه ایجوکیشن منسټر صاحب له د ورکړی جی چه څومره ټائم دوئ غواړی، دوئ شپږ میاشتے ورکوی، کال ورکړئ، هیلتھ منسټر له د هم ورکړی جی، میاں صاحب ډیرے مزیدارے خبرے اوکړے ، نن وایم چه هغوی ته هم ورکړئ خو خبره یو ده چه رولز به Relax کیږی نه۔ چه Ban اولګی په ټرانسفر پوسټنګ باندے نو رولز به Relax کیږی نه، هغه به سینیئر منسټر له هم نه کیږی، یو کس له به هم نه کیږی۔ چه د ټریفک Violation کیږی نو هغه Violation به Violation وی، (تالیاں) هغه به بیا د چیف منسټر صاحب، د سینیئر منسټر صاحب، د ټریژری بنچز، د اپوزیشن بنچز، د زورآور، د کمزوری سړی نه وی، هغه به یو کس وی، هغه به Violated وی، نو سر، ورکړئ دوئ ته، نن به مونږه خپل عهد اوکړو چه یو کس به هم Violated د پاره سفارش نه کوؤ، نه به پوسټنګ ټرانسفر کښے کار لرو خو رولز به نه Relax کیږی، چا د پاره به هم نه کیږی۔ دا اوکړئ سر، مونږه وایو چه په دے باندے تاسو ووټنګ واخلئ چه دوئ له پوره لاس ورکړئ، پوره ئے مجاز کړئ د خبرے خو Relaxation به نه وی، د چا د پاره به هم نه وی۔ ډیره مهربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا جی دا، په دے به لږ زر زر څو----

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice Nos. 104 & 124, moved by the Honourable Members may be referred to the concerned Committee? Those who

are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Call Attention Notices are referred to the concerned Committee. Now Mr. Muhammad Zamin Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 116.

جناب محمد زمین خان: مہربانی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ "جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سیکنڈری سکول نمبر ون پشاور کی نئی عمارت میں دراڑیں پڑ گئی ہیں جو کہ قومی سرمائے کی ضیاع کا مترادف ہے"۔

جناب سپیکر، دا یو خبر د روزنامہ 'آج' پشاور د 2جنوری2009 په شماره کښې دے جې چه پیښور کښې د سیکنډری سکول نمبر ون عمارت جوړ شوے دے، دا سکول لا ایډمنسټریشن ته یا ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته نه دے Hand over شوے خو دا د ټوټ پهوټ شکار دے او دراړونه پکښې راغلے دی او بیا زمونږه ایجوکیشن منسټر صاحب هلته تلے دے او هغه پوائنټ آؤټ کړے دے۔ جناب سپیکر، دا صرف د دے هائر سیکنډری سکول مسئله نه ده، دا زما د خپلے حلقے د څلور پینځو سکولونو هم ده، د دے باقاعده تصاویر، فوټو ګرافس ما اغستے دی، دا ستاسو په خدمت کښې تاسو ته درلیږم، ټول که تاسو اوګورئ، نو دوه دوه میاشتے او درے درے میاشتے نه دی شوے او بیا پرے نه چهت شته او نه ئے باؤنډری وال شته او هیڅ هم نشته۔ کوم پروټیکشن وال جوړ شوی دی، هغه ټولے ډانګے جوړے شوے دی، په لکهونو روپئ پرے لګیدلے دی خو هغه ټول غورځیدلے دی، پریوتے دی۔ دا یو ډیره لویه المیه ده جناب سپیکر، او دا زمونږه د حکومت یو ناکامی ښائی او زما خو ډیر عزتمند محترم وزراء صاحبانو، بشیرخان او میاں صاحب چه زما ډیر عزتمند او محترم مشران دی او یقینناً چه زما ډیر عزت کوی او مونږه هم ورله عزت ورکوؤ، ډیرے ښائسته او خوګے خبرے ئے هم اوکړے او ډیر د هغوی په زړه کښې چه د دے قوم د پاره کوم افسوس دے، د دوئ د پاره چه کوم مینه ده، هغه ئے هم دے هاؤس ته پیش کړه، هغوی پخپله د دے خبرے نشاندهی هم اوکړه چه حقیقت دے یو افراتفری ده، هیڅ قسم کوآرډینیشن د محکمو د یو بل سره نشته۔ که کار د یوے محکمے

دے ، نو کوی ئے بل۔ لکه دلته که چهاپه وهلے کیږی نو هغه ایجوکیشن منسټر والا کوی حالانکه دا کار د سی اینډ ډبلیو د محکمے دے۔ پکار دا ده چه سی اینډ ډبلیو تلے وے او هغوی دا شے پوائنټ آؤټ کړے وے او هغه دا نیولے وے۔ د دے نه علاوه زمونږه منسټر صاحب یا زمونږه دے نورو ملګرو خو د پیښور په ټریفک مینجمنټ باندے خبره اوکړه خو دا مسئله جناب سپیکر، صرف د پیښور ښار نه ده، دا مسئله زما په خیال دے ټوله صوبه کښے مخامخ ده۔ زهٔ به خصوصاً د خپلے د هغه غریبے خاورے ،د هغه تیمرګرے ، د هغه کمبړ، د هغه علاقے خبره اوکړم، هلته هم چه لاړ شئ نو په ګهنټو باندے ، دلته خو دا کیپټل سټی ده چلو د یو خوا د بل خوا نه خلق راغلے دی نو په ګهنټو پکښے ټریفک بلاک کیږی خو زما په هغه غریبه خاوره کښے خو د یو ځائے او د بل ځائے نه خلق نه دی راغلی، هلته خو دغه لوکل آبادی ده۔ هلته کښے هم چه کله په بازار کښے د کلو نه ماشومان رااوځی نو قسم په خدائے باندے په ګهنټو باندے خلق په بازارونو کښے ولاړ وی او سکولونو ته ټوک نه شی تلے ، هسپتالونو ته ټوک نه شی تلے۔ د پیښور د پاره خو چلو یو ډیر ښه پلاننګ پیش کړے شو، بشیر خان اووئیل چه مونږ به Underpasses یا Flyovers جوړ کړو، زما د دے ټولو خبرو مطلب دا دے چه پکار ده چه ټولے محکمے د یو بل سره کوآرډینیشن اوکړی، یوه۔ بله چه کوم ځائے کښے نااهله خلق ناست دی، په دے مخکښی کوئسچن کښے په سی اینډ ډبلیو باندے خبره اوشوه، کوم ځائے کښ چه Incompetent خلق ناست دی، کوم ځائے کښے چه Dishonest خلق ناست دی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> زمین خان، زمین خان، Confine to your own، بس ټهیک شو۔۔۔۔

<u>جناب محمد زمین خان:</u> کوم ځائے کښے چه د میرټ Violation شوے دے ، کوم ځائے کښ چه هغه خلق۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور{سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی)}:</u> سپیکر صاحب، دا کال اټینشن دے که دا بحث دوئ کوی۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: پکار دہ چہ ھغہ میرٹ باندے ھغہ پالیسی اپناؤ کړے شی او پکار دہ چہ پہ ھغے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): پکار خو دا دہ چہ رولز د دوئ اوښائی، رولز خو دغہ کوی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زما عرض دے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): دا خو تقریر کوی لګیا دے۔ پکار دا دہ چہ کال اټینشن باندے دوئ خبرہ اوکړی، د ھغے جواب بہ مونږہ ورکړو۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب، دا خو بالکل۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: زما دیکښے دغہ عرض دے سر، زما عرض دا دے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): دے لګیا دے او بیا خبرے کوی خو د یو یو خبرے جواب مونږ کولے شو۔ دا خبرہ غلطہ کوی جی چہ د محکمو کارکردګی نشتہ، کوآرډینیشن نشتہ۔ څنګہ کوآرډینیشن نشتہ؟

جناب محمد زمین خان: خو کہ د پیښور د پارہ دا پلان پیش کیږی نو پکار دہ چہ د پراونشل فنانس کمیشن چہ کوم ایوارډ دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: د وسائلو تقسیم د د ھغے مطابق اوشی۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب محمد زمین خان: چہ کوم ځائے کښے ھغہ پسماندہ او غریبے علاقے دی چہ ھغوی تہ څہ ریلیف ملاؤ شی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد زمین خان: نہ سر، زۂ بہ خپل دغہ۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Please take your seat. I say please take your seat.

جناب محمد زمین خان: نہ سر، تاسو ما لہ موقع راکړہ نو پکار دہ چہ تاسو ما واورئ۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر اطلاعات: زۀ جی خپل وضاحت کوم، زما نوم ئے اغستے دے۔ سپیکر صاحب، یو سیکنډ جی۔ دا سے دہ چہ مونږہ دا خبرہ چرتہ نہ دہ کړے۔ د محکمو خپلو کښے رابطہ شتہ، زمونږہ ډسپلن شتہ، مونږہ خپل میټنگونہ، دا دومرہ تیارے، مونږہ یوہ خبرہ کړے وہ چہ د اختیاراتو تقسیم دا سے دے چہ ھغے کښے مطلب دا دے ربط پکار دے۔ دا د اصولو پہ بنیاد باندے مونږ ٹھیک خبرہ کړے وہ۔ زۀ دا خپلے خبرے، چہ دۀ زمونږہ ھغہ خبرہ اوکړہ، دا دۀ پہ غلط رنگ کښے پیش کړہ، دا دغہ رنگ مونږ نہ وہ کړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام معزز ممبران سے التجاہے کہ جو معاملہ زیر بحث ہو، ابھی ہم کال اٹینشن کی بات کر رہے ہیں تو مہربانی کرکے اس کو دیکھا کریں۔ آپ رولز کی بات کرتے ہیں لیکن رولز خود بھی آپ نہیں پڑھتے ہیں۔ اب آپ کال اٹینشن پر کھڑے ہوکر تقریریں شروع کردیتے ہیں اور قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں، لہذا آئندہ ہم سختی بھی کریں گے، خاصکر میں اپنے بارے میں کہتا ہوں کہ ہم ان رولز کے مطابق بات کریں گے جو اس میں بات ہو۔ (تالیاں) سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔ د آنریبل ممبر صاحب شکریہ ادا کوؤ چہ دا کوم سکول تہ ما سرپرائز وزټ کړے وو، پہ ھغے کښے حقیقت دا دے چہ د گندگئ پہ حوالہ باندے یا د بلډنگ Loopholes باندے چہ کومہ نشاندھی شوے وہ او د اخبار د تراشے نہ چہ ممبر صاحب کومہ نکتہ رااوچتہ کړے دہ، نو زۀ د ھغوی شکریہ ادا کوم۔ بالکل زۀ ممبر صاحب لہ دا تسلی ورکوم ځکہ چہ ما دغہ سکول تہ وزټ اوکړو نو حقیقت دا وو چہ دا نوے بلډنگ دے، د باتھ رومونو Condition ھم د ھغے ښہ نہ وو او نور ھم د ھغے بلډنگ حالت ښہ نہ وو۔ مونږ د ھغے د پارہ دا سے کړی دی چہ Monitoring Evaluation Committee تہ د تحقیقاتو د پارہ مونږہ سفارش کړے دے، انشاء اللہ چہ کلہ د ھغوی تحقیقات برابر شی نو بیا بہ انشاء اللہ مونږہ ایکشن اخلو۔ ممبر صاحب خبرہ اوکړہ، نو دیکښے ھیڅ شک نشتہ دے سپیکر صاحب، چہ د ډیرے لوئے بدقسمتئ نہ زمونږہ چہ کومہ Executing agency دہ سی اینډ

ډبلیو، د دے خبرے نه مونږه او تاسو ټول انکار نه شو کولے چه ټهیکیداری نظام دے، که د یو پراجیکټ د پاره په دے محدودو وسائلو کښے Allocation اوشی، نو زما یقین دے چه مونږه او تاسو ټول په دے باندے خبریو چه د هغے زیاته حصه په کمیشنو کښے ځی یا په کوم انداز کښے ځی، نو چه مونږه او تاسو ټول د هغے خبرے نه خبر یو نو زهٔ خو به تجویز ورکړم چه د ټولو نه زیات فنډ د ایجوکیشن ډیپارټمنټ دے، که مونږه داسے اوکړو، د دے هاؤس په ذریعه باندے د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د فنډ د پاره مونږه جدا یو Executing agency create کړو نو چه دا کوم خدشات او دا کوم تحفظات یا دا کومے ګیلے دلته کیږی، زما یقین دے چه دا ګیلے به ختمے شی خو بیا هم زهٔ ممبر صاحب ته Assurance ورکوم چه په دغه سکول کښے کوم Loopholes دی، انشاءالله مونږ به کوشش کوؤ چه هغه ختم شی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> چائے کیلئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے، انشاءاللہ پھر ملیں گے۔

(اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی بیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفے کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وایه، څه دی؟

شہری اور دیہی علاقوں کے اساتذہ کی تنخواہوں میں تفاوت

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نے مجھے موقع دیکر عزت افزائی کی اور اس اہم نکتے کو آپ کی وساطت سے میں ہاؤس کے سامنے لانا چاہتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے تمام جو ٹیچرز ہیں، ان کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ جو ٹیچرز بھرتی ہوتے ہیں، ان کی اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں تو جناب سپیکر صاحب، ان کی جو Facilities ہیں یعنی جب وہ شہر میں ہوتے ہیں تو ان کی تنخواہیں بھی زیادہ ہوتی ہیں، ان کے الاؤنسز بھی۔۔۔۔

<u>جناب عالمزیب:</u> سپیکر صاحب! ایجوکیشن منسٹر نہیں ہیں تو میرا خیال ہے، یہ پوائنٹ آف آرڈر بعد میں کردیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے موقع دیا ہے، ان کو کہیں کہ مہربانی کریں، اتنا اہم مسئلہ ہے اور یہ بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، بابک صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، چونکہ لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ نوٹ لے لیں گے اور پھر اس کے بعد حکومت سے اس کی سفارش بھی کر دیں گے۔ جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ ٹیچرز کی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہیں تو جو شہر کے ٹیچرز ہوتے ہیں، ان کے الاؤنسز بھی زیادہ ہوتے ہیں اور ان کی تنخواہیں بھی زیادہ ہوتی ہیں جبکہ دیہی علاقوں میں وہی ٹیچرز جاتے ہیں تو نہ صرف ان کی تنخواہیں کم ہو جاتی ہیں بلکہ ان کے الاؤنسز میں بھی کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے دیہی علاقوں کے جو سکولز ہیں، وہ خالی ہوتے ہیں اور وہاں پر کوئی ٹیچر نہیں جاتا۔ میں تمام ہاؤس سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اگر اس کو ہم ایک قرارداد کے ذریعے یہاں پر لے آئیں تاکہ ان ٹیچرز کی اور سیٹلڈ ایریا کے جو ٹیچرز ہیں، ان کی اگر تنخواہیں ایک کر کے، ان کو الاؤنسز دیئے جائیں تو مستقبل کے جو نونہال ہیں، ان کی ایجوکیشن میں بھی فرق نہیں آئے گا اور ٹیچرز اپنے اپنے حلقوں میں، اپنے اپنے سکولوں میں جا کر بہتر طور پر تعلیم بچوں کو اور اس قوم کے معماروں کو دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں ثاقب اللہ کی اس پر قرارداد ہے۔

جناب عالمزیب: جناب سپیکر، دیکښے زما یو ریکویسټ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عالمزیب خان۔

جناب عالمزیب: مهربانی، ښنگه چه دے بی بی وینا اوکړله جی، خبره داسے ده چه زمونږ د پیښور دا ډیره اهمه مسئله ده جی چه اوس لکه دا پی ټی سی ټیچران دے ځل راغلی دی نو په هغے کښے هم اوس دا مسئله مونږ ته جوړه شوے ده چه د بهر د کلو نه، د هغه کلو کوم استاذان چه دی، که هغه Male او که Female دی، هغه ټول راځی او ښار کښے هغوی بچو ته سبق ښائی او د دے صرف او صرف وجه هم دغه تنخواه ده چه دا دوه زره، دوه نیم زره روپئ چه کوم فرق دے۔ دیکښے د دا مهربانی اوکړے شی چه پیښور ښار کښے د ننه ځومره تنخواه ده یا خو دا کلو ته دومره ورکړی یا د کلو هغه تنخواه د سیوا کړی یا د ښار دا تنخواه کمه کړی چه زمونږه لوکل ټیچران چه کوم دی، دا دواړه په یو تنخواه باندے

وی او هر استاد به په خپل کلی کښے ، په خپل کور کښے او په خپله محله کښے بچو ته سبق ښائی او کلو کښے چه زمونږه کوم سکولونه خالی پراته دی، نو په دغه یو ټکی باندے دا کیدے شی بلکه زۂ خو دا Recommend کوم چه د ښار تنخواه د کمه شی او د کلو تنخواه د سیوا شی-----

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عالمزیب: که د کلو طرف ته تنخواه سیوا شوه نو په دغه وجه باندے به زمونږه دغه سکولونه ډک شی او هلته به هغه بچی په صحیح طریقه باندے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر،اس میں قرارداد لانے کیلئے ہمیں اجازت دی جائے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سپیکر صاحب، میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ میری ایک تجویز ہے،اسی ٹاپک پہ میری ایک تجویز ہے کہ جس طرح میرے معزز ممبرز نے پہلے اس پوائنٹ کو اٹھایا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان! کیښنه کنه، څه ته بیا ، څه شته دے څه؟

(قہقہے)

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، میری اس میں ایک تجویز ہے کہ جو ٹیچرز دور دراز علاقوں میں، چونکہ ہمارے ایک طرف کی یہ پرابلم ہے کہ پہاڑی علاقہ میں بھیجا جائے تو وہاں پر ٹیچرز نہیں جانا چاہتے تو ان کو Encourage کرنے کیلئے،اس کیلئے گورنر کوئی ایسی چیز کرے تاکہ لوگ اس طرف جاکے بچوں کو بھی کو پڑھائیں اور ان کیلئے کوئی بہتری تو ہو-----

An Honourable Member: Hard Area Allowance.

جناب عنایت اللہ خان جدون: ہاں، ہارڈ ایریا الاؤنس ہو جائے تو وہ بہت بہتر ہو گا جناب سپیکر۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!-----

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر، میں بھی اس کیساتھ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شمعون یار خان صاحب۔

سردار شمعون یار خان: اپنی رائے دینا چاہتا ہوں کہ مقامی یونین کونسل میں جو سکولز بنے ہیں، سکولز جو بنے ہوئے ہیں،ان میں وہاں کے مقامی جو افراد ہیں ان گاؤں کے ملحقہ،ان کو بھی موقع دینا چاہئے کیونکہ سی ٹی اور ٹی ٹی کی جو پوسٹ ہوتی ہیں، وہاں شہروں کے جو لوگ اپلائی کرتے ہیں، وہ گاؤں میں نہیں جاتے ہیں

اور اس وجہ سے ہمارے گاؤں کی تعلیم کا جو معیار ہے اور دور دراز پہاڑی علاقوں کا، وہ بہت گرا ہوا ہے اور اس کو بہتر کرنے کیلئے میری ایک تجویز یہ ہے کہ اگر مقامی سٹیشنز پر اس طرح کے امیدوار ہیں جو اس قابل ہیں اور معیار پر اترتے ہیں، جس طرح گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ان کو بھی موقع دینا چاہیئے تاکہ اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے دیہی پہاڑی علاقے ہیں، ان میں تعلیمی معیار بہتر ہو، ان کو Preference دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب! یہ معاملہ جو ہمارے معزز ممبران صاحبان نے اٹھایا ہے، بہت Important ہے، اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیونکہ اکثر یہی ہمیں شکایت آرہی ہے کہ ہمارے جتنے دیہی علاقوں میں سکولز ہیں، وہاں پر ٹیچرز یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والے ڈاکٹرز اسلئے نہیں جاتے، کالج لیول پر وہاں اسلئے نہیں جاتے کہ ہاؤس رینٹ میں بہت Difference ہے۔ یہاں پر جو اربن ایریا میں ہاؤس رینٹ ہے، اس کا علیحدہ ہے اور وہاں جو رورل ایریا میں تقریباً اس میں پانچ چھ سو روپے کا فرق ہے اور As a total بارہ سوان کے آتے ہیں تو اکثر ٹیچرز وہاں نہیں جاتے اور سفارشیں کرتے ہیں کہ وہ اربن۔۔۔۔۔

ایک آواز: سر، Facilities کے رولز میں نرمی کی جائے۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔ اس کے بعد آپ۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تا لہ ټائم درکوم، بس اوس هغه ته خیر دے۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، جیسے میرے بھائیوں نے بات کی ہے ایس ای ٹی کی، سی ٹی کی، اے ٹی کی اور نگہت اور کرزئی نے بھی بات کی ہے تو اس میں یہ بات ہے کہ جیسے میرا ایبٹ آباد کا شہر ہے، ایبٹ آباد کے شہر کے لوگوں کی جو میرٹ ہے، وہ بکوٹ کے لوگوں کی میرٹ کے برابر نہیں آسکتی۔ اچھے سکولوں میں جو لوگ پڑھتے ہیں، ان کی اچھی میرٹ بنتی ہے تو ہم نے میرٹ کو لیا ہوا ہے اور ہمارے لوگ جب بھرتی ہوتے ہیں تو ہیڈ کوارٹر کے جو لوگ ہیں، وہی سارے میرٹ میں آ کے بھرتی ہو جاتے ہیں، بعد میں

جو ریموٹ ایریا ہے اور ہارڈ ایریا ہے، اس میں وہ جانا ہی نہیں چاہتے، جاتے نہیں ہیں اور پھر اپروچ کرتے ہیں اور آپ لوگ، سب کے ذریعے سے وہ واپس آ جاتے ہیں اور اس ایریا کی سیٹیں جو ہیں، ہارڈ ایریا کی سیٹیں خالی رہتی ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ اگر اس یونین کونسل میں ایس ای ٹی ملے، سی ٹی ملے، ہارڈ ایریا کے یونین کونسلوں میں، ٹی ٹی ملے، اے ٹی ملے تو ان کو Priority دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔ عطیف الرحمان صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا یو ډیره اهمه ایشو باندے خبره کیږی او حقیقت دا دے چه دا یوه ډیره ضروری خبره ده او څنګه مخکښے په دے باندے زمونږه ثاقب الله خان ورور یو کال آواز هم اوچت کړے وو چه دلته کښے کوم د دیهاتی علاقو نه ښاریے ته استاذان راځی، د هغوی هغه تنخواه لږه سیوا وی، نو هغوی د هغے لالچ کوی۔ سپیکر صاحب، که د رورل ایریا او د اربن ایریا تنخواه یو برابره شی نو دا زما یقین دے چه بیا به استاذان دغسے تبادلو پسے منډے تړړے نه وهی او هر سړے به په خپله علاقه کښے په خوښه باندے ډیوټی کوی۔ نو زمونږه دا ګزارش دے چه د اربن ایریا او د رورل ایریا د استاذانو تنخواګانے د دواړه Equal شی یا خو د دے یو مکمل سروے اوشی چه د اربن ایریا استاذانو سیوا دی، که د رورل ایریا سیوا دی نو د هغوی د تنخواګانو خبره ده او حقیقت دا دے چه نن سبا زمونږه په حلقو کښے چه اوګورئ، ټول اربن ایریا ده، د رورل ایریا نه ورته خلق راغلی دی۔ اوس مونږه د منسټر صاحب توجه ډیره ضروری غواړو چه زمونږه په ایریاز کښے کوم د نورو علاقو نه خلق راغلی دی، پکار ده چه هغه خپلو علاقو ته واپس کړی، ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا ایجنډا به لږ مخکښے کول غواړی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب! ایک منٹ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: مهربانی دا اوکړئ، هاؤس او تاسو ته دا ریکویسټ دے چه بس دا لیجیسلیشن ډیر ضروری دے، دے باندے به وړاندے لاړ شو او دا خبرے به انشاءالله بیا د هغے نه پس اوکړو جی۔

ہنگامی قوانین کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھیک شوه۔ Now coming to item No. 8. The Honourable Minister for Law, on behalf of Honourable Chief Minister N.W.F.P, to lay on the table of the House, the NWFP. Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second Amendment) Ordinance, 2008. Honourable Minister for Law please.

Barrister Arshad Abdullah (Minsiter for Law): Thank you, Sir. With the permission of the Chair I lay before this Honourable House the NWFP. Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second amendment) Bill, 2008.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. Item No. 9. The Honourable Minister for Law, NWFP, to please introduce before the House, the North-West Frontier Province, Salaries, Allowances and Privileges Laws (Amendment) Bill, 2009. Hon'rable Minister for Laws please.

Minsiter for Law: Thank you, Sir. The North-West Frontier Province Salaries, Allowances and Privileges Laws (Amendment) Bill, 2009 is presented before this Honourable House.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced. Item No. 10 & 11. The Honourable Minister for Housing, NWFP, to please move that The Defense Housing Authority Peshaware Bill, 2009 may be taken into consideration at once. The Honourable Minister for Housing, please.

Minsiter for Law: Sir! the Minster for Housing is not present, I would like to take the privilege and request this Honourable House to immediately consider this Bill and pass it as soon as possible.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثاقب اللہ صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۀ رول 85(2)(a) لاندے به دا ریکویسټ کومه جی چه دا کمیټئ ته حواله شی جی۔ پرون دیکښے د کمیټئ خبره هم شوے ده جی،

هغے کښے سپیکر صاحب، چیئرمین وو او هغوی دا وئیلے دی چه دا به د هاؤس کمیټئ ته، سلیکټ کمیټئ ته ریفر کیږی۔ بل سر، دا چه کوم زمونږه یو ورکښے لوئے اعتراض دے، Objection ورته وایئ یا Concerned دے جی، هغه دا دے چه دا فیډرل لیجیسلیټیو لسټ کښے دے نو په دیکښے د کمیټئ دا یوه فیصله شوے وه جی چه دا کوم ډی ایچ اے لاهور دے یا ډی ایچ اے اسلام آباد دے یا نور ښارونو کښے چه دی، چه هغه د کوم اتهارټی لاندے کار کوی چه د هغے د مونږ ته کاپی ملاؤ شی نو چیئرمین صاحب بیا دا رولنګ ورکښے ورکړو چه دا بل به تاسو جی په سیلکټ کمیټئ کښے ورکړئ 85(2)(a) لاندے جی کمیټی به ئے بیا نور دغه اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! مونږه هغه وخت کښے Amendments راوړی وو هاؤس ته او تاسو هغه وخت Preside کولو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، هغه وخت کښے تاسو Preside کولو نو ما، ثاقب خان او اسرار خان په دیکښے Amendments راوړی وو، نو هغه د هاؤس په Consent باندے دے لاء ریفارمز کمیټئ ته ریفر شوی وو چه د کومے چیئرمین سپیکر صاحب دے۔ Actually چونکه د دے هغه ټائم ختم شو نو پرون آنریبل منسټر صاحب دا Withdraw کړو، هغه زوړ چه کوم بل وو، هغه ئے Withdraw کړو۔ بیا پرون په دے باندے د لاء ریفارمز کمیټئ میټنګ وو، سپیکر صاحب Preside کولو، نو دا اټم په ایجنډا باندے وو خو چونکه د هغے نه مخکښے د لته کښے لاء منسټر صاحب دا واپس اغستے وو نو سپیکر صاحب په کمیټئ کښے دا خبره اوکړه چه دا به سبا پیش شی نو دا به دے کمیټی ته بیا راشی، دے باندے به بیا مونږه Consideration اوکړو او څنګه چه دوئ دا خبره اوکړله چه په دیکښے جی ډیر Lacunas دی، مونږه دا ګنړو، مونږ دا نه وایو چه دا بل د نه پاس کیږی خو تاسو ټائم ورله شارټ ورکړئ، دوه ورځے ورکړئ، درے ورځے ورکړئ خو دیکښے چه کوم څیزونه دی، چه کوم مونږه وینو چه د دے صوبے د پاره خطرناک دی، هغه څیزونه مونږه Pinpoint کوؤ په کمیټئ کښے چه هغے باندے هغه کمیټی څه Decision اخلی چه هغه پرے واغستے شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دیکښے یوه بله خبره هم کوؤ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Is it the desire of the House that the Defense Housing Authority Peshawar Bill, 2009, may be referred to the Law Reforms Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Law Reforms Committee.

جناب عبدالاکبر خان: هسے 'No' کوے یار۔

Mr. Deputy Speaker: Now coming to item No. 12 & 13. The Honourable Minister for Mineral Development NWFP to please move that the NWFP Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking-over) Bill, 2009, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Mineral Development, please.

Mr. Mehmood Zeb Khan (Minister for Mineral Development & Technical Education): Mr. Speaker Sir, I beg to move that the North-West Frontier Province Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking-over) Bill, 2009, may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the NWFP; Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking over) Bill, 2009, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration stage', amendment in para (e) of clause (2). Mr. Ghulam Muhammad, MPA, and Mufti Kifayatullah, MPA, to please move their identical amendments in para (e) of clause (2) of the Bill, one by one. Mr. Ghulam Muhammad Sahib.

Mr. Ghulam Muhammad: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that para (e) of Clause (2) may be substituted by the following; 'Employees' mean the employees born on the Mineral Wing of SDA at the time of shifting/transfer to Exploration Promotion Division Directorate General Mines & Minerals.

اچھا سر، (5) That sub-clause (2) of clause -----

جناب عبدالاکبر خان: نا، نا، صبر، صبر-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: صبر کرو، پہلے یہ-----

Mr. Deputy Speaker: Now Mr. Mufti Kifayatullah Sahib.

A Voice: He is not present.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the identical amendments…….

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات انتخابات ودیہی ترقی): سپیکر صاحب، منسٹر صاحب ته هم Permission ورکړئ چه هغه خپله خبره اوکړی۔ دوئ خو Amendment پیش کړو خو چه هغه د Amendment جواب خو اوکړی کنه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو چه Move شی کنه، نو مطلب دے چه Move شوے خو لا نه دے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: It has been moved, the Honourable Member will explain that why he is making his amendment.

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): دا جی دا سے چل دے چه دوئ خو Explain کړه کنه، نو مونږه هغه جواب مونږ له هم پکار ده چه Explain کړو۔

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: مونږ به جواب ورکوؤ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

سینیئر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): او کنه جی چه منسٹر Explain کړی، هغے نه پس۔ اوس مونږ خلقو ته پته نشته چه دا کوم Amendment دے او څه وائی؟

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: دا جی-----

ایک آواز: دوئ ته اول موقع ورکړئ چه Explain ئے کړی۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر۔

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر۔

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: Explain کر رہا ہوں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: جی، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس آپ نے تو Explain کر دیا نا، Let him to-----

جناب غلام محمد: نہیں کیا جی، Explain نہیں کیا، سر۔ Explain کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کر لیں، کر لیں شاباش۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، جناب والا کی توجہ ایس ڈی اے کے منرل ونگ کے ملازمین کی مستقل ملازمت کی طرف دلائی جاتی ہے جو کہ آخر کار بذریعہ این ڈبلیو ایف پی آرڈیننس نمبر 13-2008 حل ہو گیا لیکن کچھ سینیئر ملازمین اس میں نظر انداز ہو چکے ہیں۔ اصل میں 1997 میں نیشنل منرل پالیسی کی روشنی میں سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی منرل ونگ کا سروس سٹرکچر شروع ہوا تھا۔ اسی پالیسی کے مطابق ایس ڈی اے کا منرل ونگ اپنے پراجیکٹوں سمیت اگست 2001 کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(O&M) E&A 8/1/2001 نئے وجود میں آیا اور ڈائریکٹوریٹ جنرل مائینز اینڈ منرل میں ضم کیا گیا۔ جناب سپیکر، اس وقت ایس ڈی اے کے منرل ونگ کے ملازمین کی ایک لسٹ ڈائریکٹوریٹ جنرل مائینز اینڈ منرلز کو مہیا کی تھی کہ ان جملہ ملازمین کو ایکسپلوریشن پروموشن ڈویژن میں شامل کریں لیکن ایس ڈی اے کے منرل ونگ کے صرف سینتیس ملازمین کی سینیارٹی اور اہلیت کو پس پشت ڈال کر مستقل ملازمت (Permanent structure) میں رکھا گیا جبکہ باقی ملازمین کو عارضی طور پر پراجیکٹوں میں رکھا گیا۔ بعد میں مزید چھ پراجیکٹ ملازمین کو بھی ان کے پراجیکٹ بند ہونے پر مورخہ 17.08.2006 کو مستقل ملازمت دے دی گئی جبکہ دوسری طرف سینیئر ملازمین کو پراجیکٹ بند ہونے پر ملازمت سے نکال دیا گیا۔ یہ اقدام ملازمین کے درمیان ظلم اور ناانصافی کو ظاہر کرتا ہے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ کچھ نکالے گئے ملازمین کو دوبارہ بھرتی کیا گیا لیکن ان کو بھی مستقل ملازمین میں شامل نہیں کیا گیا جبکہ دوسری طرف ایک نکالے ہوئے ملازم کو مستقل ملازمت دی گئی، یہ قدم متعلقہ ادارے کی پسند ناپسند کو ظاہر کرتا ہے۔ حقیقت میں یہ تمام ملازمین ایس ڈی اے کے مستقل ملازم تھے جن کی سینیارٹی دسمبر 1992 میں بنائی گئی تھی، سینیارٹی لسٹ سے ظاہر ہوتا ہے اور اسی سینیارٹی لسٹ کو ڈائریکٹوریٹ جنرل مائینز اینڈ منرل نے 08/02/2003 کو بھی برقرار رکھا۔ یہاں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ حال ہی میں وفاقی حکومت نے اعلان

کیا کہ 98-1997 میں جو ملازمین برطرف کئے گئے تھے، ان کو دوبارہ بحال کیا جائے، لہذا یہ فائدہ ان ملازمین کو بھی دیا جائے۔ ان ملازمین کی پندرہ اور بائیس سال کے تجربہ وخدمات کو مدنظر رکھ کر محکمہ سے یہ توقع تھی کہ ان کو بھی مستقل ملازمت میں رکھا جائے گا مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ آرڈیننس کی کلاز 2 اور 5 میں مندرجہ بالا تجویز شدہ ترامیم کو زیر غور لاکر باقی ماندہ سینیئر ملازمین کو بھی مستقل ملازمین کی لسٹ میں شامل کیا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سر، اگر مجھے وہاں پر آنے کی اجازت دیں، یہاں تو یہ مائیک خراب ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> چلیں، آپ جا سکتے ہیں۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سپیکر صاحب، بہت شکریہ جی۔ یہ ایس ڈی اے کا جو بل منسٹر صاحب نے پیش کیا ہے، میرا خیال تو یہ تھا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے جی اور یہ سب منسٹر بنے ہیں جی تو ان کا یہ عہدہ اور ان کا یہ منصب چاہیئے تو یہ تھا کہ غریب عوام کے فائدے کیلئے ہوتا لیکن مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا Polite سا ہمیں وزیر دے دیا لیکن ڈیپارٹمنٹ ان کو غلط انفارمیشن دے رہا ہے جی اور غلط انفارمیشن کی بنیاد پر یہ بعض لوگوں کو چھوڑ رہے ہیں جی۔ جب یہ ایس ڈی اے کو منرل اور مائینز میں لے رہے ہیں تو برائے مہربانی جس وقت جتنے بھی ایمپلائیز ہیں، ان سب ایمپلائیز کو کیوں نہیں لے رہے ہیں جی؟ اور ہماری اطلاع کے مطابق دس پندرہ لوگ یہ چھوڑ رہے ہیں جی، اس کے بعد کوئی Logic بھی نہیں انہیں چھوڑنے کی، اسلئے ہم نے ترمیم شامل کی ہے اس کے اندر۔ تو میری تو یہ گزارش ہوگی کہ محترم وزیر صاحب جس طرح Polite بھی ہیں اور انشاء اللہ مان بھی لیں گے، اگر اس معاملے کو ریفر کریں سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس تو وہاں ذرا طریقے سے ہم بات بھی کرلیں گے اور یہ کوئی انا کا مسئلہ تو نہیں ہے کہ اپوزیشن والے بات کر رہے ہیں تو یہ لازمی ہے کہ یہ اس کو Oppose کرینگے۔ نہیں ہم بات کرینگے، اگر یہ اس کو قبول کریں تو ہماری لئے بہت زیادہ مہربانی ہوگی، اسلئے ہم نے وہاں پر دو ترامیم اس کے اندر شامل کی ہیں جی تو میری اگر یہ ترامیم اس کے اندر شامل کردی جائیں تو وہ جو نقصان ہے، اس نقصان سے ہم بچ سکتے ہیں جی اور بہت سارے لوگوں کے جو چھولے ٹھنڈے ہورہے ہیں، وہ چھولے ٹھنڈے نہیں ہونگے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، اس میں میں بھی تھوڑا سا ایڈیشن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب، جس طرح مفتی صاحب نے کہا، اس کی Basic، چھوٹی سی Simple بات ہے اور وہ یہ ہے کہ یا تو جو نئے لوگ انہوں نے رکھے ہیں، وہ غلط رکھے ہیں یا جن لوگوں کو انہوں نے نکالا ہے، وہ غلط نکالا ہے، ایک کام تو غلط ان میں سے ہوا ہے، تو ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اگر کسی اور کو روزگار آگے دے نہیں سکتے تو جن کے پاس روزگار ہے، ان سے روزگار تو نہ چھینیں ہم۔ کم از کم جو لوگ پہلے چاہے کنٹریکٹ پر تھے یا جس طرح بھی تھے، ان میں سے کچھ لوگوں کو اگر ایمپلائمنٹ دی گئی ہے تو باقیوں کا بھی حق ہے کہ ان کو بھی ایمپلائمنٹ دی جائے اور اگر دوسرے کسی محکمے میں یہ ضم کر دیا گیا ہے تو اس میں ان کو بھی، ان کی جاب کو بھی اسی طرح ٹرانسفر کیا جائے، ان سے یہ روزگار نہ چھینا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر برائے معدنی ترقی و فنی تعلیم: جناب سپیکر، ممبران صاحبان نے جو Objection لگا دیا ہے، تو حکومت صوبہ سرحد کے نوٹیفکیشن مورخہ 18 اگست 2001 کی رو سے ڈی جی ایم ایم وجود میں آیا، ایس ڈی اے کا شعبہ معدنیات ڈی جی ایم ایم کا حصہ بنا۔ محکمے میں ایس ڈی اے کے سینتیس ملازمین جن میں چھبیس منرل ٹیسٹنگ لیبارٹری اور گیارہ ہیڈکوارٹر کے تھے، ڈی جی ایم ایم میں ایڈجسٹ کرنے کیلئے گورنمنٹ کے آرڈر کی تلقین کی لیکن ایس ڈی اے کے منرل کے سارے سٹاف بمعہ پراجیکٹ، ڈی جی ایم ایم کو ٹرانسفر کی گئے، اسلئے محکمے نے ایک کمیٹی بنائی تاکہ ایس ڈی اے کا سٹاف ڈی جی ایم ایم میں اہلیت کی بنیاد پر سینتیس مختلف پوسٹوں پر ایڈجسٹ کریں۔ مندرجہ بالا کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر سینتیس ملازمین ڈی جی ایم ایم میں ایڈجسٹمنٹ کا نوٹیفکیشن جاری ہوا لیکن بقایا سٹاف پراجیکٹ میں کام کرتا رہا۔ محکمہ فنانس نے بھی صرف سینتیس ملازمین کیلئے فنڈز مختص کئے جبکہ باقی سٹاف پراجیکٹ سے تنخواہ لیتا رہا اور پراجیکٹ کے ختم ہونے پر سٹاف کو فارغ کیا گیا۔ محکمہ فنانس نے مزید چھ ملازمین کیلئے فنڈ مختص کیا کیونکہ سابق سینیئر وزیر، سراج الحق صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی جس کی ایک میٹنگ میں وزیر معدنیات، سیکرٹری فنانس کی سفارشات کے بعد فیصلہ کیا گیا اور اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اور لوگ اس

میں شامل نہیں ہونگے۔اس وقت ایم ایم اے کی حکومت تھی جس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا،اسی طرح ڈی جی ایم ایم میں ایس ڈی اے کے منرل ونگ کی تر الیس ملازمین ایڈ جسٹ کئے گئے۔ یہ لسٹ ان ترالیس ملازمینوں کی ہے، بقایا چترال، ملاکنڈ اور ہزارہ پراجیکٹ کے ختم ہونے پر پراجیکٹ سٹاف کو فارغ کیا گیا اور ان کے تمام واجبات بشمول گریجویٹی ادا کیے گئے،ان لوگوں کو پنشن بھی ادا کی گئی،ان کے جتنے بھی بقایا جات تھے، وہ بھی ادا کیے گئے۔چترال سے فارغ شدہ سٹاف، جس کی تعداد پندرہ ہے، کو ڈی جی ایم ایم چترال کے جی ایم سٹون پراجیکٹ میں نئے سرے سے بھرتی کیا گیا لیکن اس شرط پر کہ وہ دوبارہ بھرتی کا دعویٰ نہیں کرینگے۔ یہ پراجیکٹ دسمبر 2007 کو ختم ہوا اور ان کے تمام بقایا جات، واجبات بمعہ گریجویٹی ادا کیے گئے ہیں۔ان میں سے چند لوگ فارن پرائیویٹ کمپنیوں میں کام کر رہے ہیں۔چترال کے سٹاف نے اس معاہدہ جس کی روسے وہ دوبارہ بھرتی کا دعویٰ نہیں کرینگے، کے تحت یہ Undertaking بھی دی ہے کہ ہم اور دعویٰ نہیں کرینگے، ہم دوبارہ ملازمت میں آنے کا دعویٰ نہیں کرینگے، یہ بھی ہمارے ساتھ موجود ہے، اسلئے یہ Amendment Bill میں Propose کرتا ہوں کہ اس کو پاس کیا جائے۔اصل میں اگر اس چیز کو ہم دوبارہ کھول دیں تو اور محکموں میں بھی کافی پراجیکٹ چل رہے ہیں تو وہ سب کے سب لوگ آئینگے اور کہیں گے کہ ہمیں بھی ریگولرائز کیا جائے تو یہ حکومت کیلئے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کیلئے بھی بڑا مسئلہ بنے گا، لہذا میری درخواست ہے کہ اس بل کو پاس کیا جائے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، محترم وزیر صاحب یہ وضاحت کریں کہ اس ترمیم میں ان کو نقصان کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی اللہ کفایت اللہ: میں جی پڑھتا ہوں، اگر کوئی نقصان ہو تو وہ بتادیں۔اب ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ "Employees mean the employees born on the Mineral Wing of SDA at the time of shifting/transfer to Exploration Promotion Division Directorate General Mines & Minerals"، تو اس میں ان کو کیا تکلیف ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ہم سینیارٹی کی بات کرتے ہیں تو ہم نے نمبر 3 میں نے تجویز کیا ہے کہ "That inter-se-seniority of the employees on their shifting/transfer shall remain the same as it……..

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه به بیا راشي، وروستو به راځي جي۔ کفایت اللہ صاحب! هغه به بیا راشي، Clause to clause دغه دے ، هغه به بیا راشي۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> میں اس کلاز کی بات کر رہا ہوں۔ اگر یہ مان لیں تو میرے خیال میں ہماری Amendment ساتھ شامل ہو جائیگی تو نقصان سے ہم بچ جائینگے۔ ان کو جی رٹا رٹایا ہوا جملہ بتایا ہوا ہے، یہ وہی بتا رہے ہیں، اسلئے ہم تو مطمئن اس سے نہیں ہونگے جی اور جناب سپیکر، اگر یہ عددی اکثریت کی بنیاد پر بلڈوز کرینگے تو سر پھر ہم واک آؤٹ کرنے پر مجبور ہو جائینگے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Let us…..

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اسلئے کہ اپوزیشن کی بات اسلئے چھوڑی جا رہی ہے کہ وہ اپوزیشن کے اندر ہے تو پھر انصاف کہاں ہو گا جی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں، نہیں، Let ask Honourable House، پوچھتے ہیں کہ ہمارے معزز اراکین کی کیا رائے ہے؟ The motion before the House is that the identical amendments moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، جب وہ خود اپنی Amendment کو ووٹ نہیں دے رہے ہیں تو ہم کیا کریں؟

(قہقہے/تالیاں)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The amendments are dropped. The original para (e) of Clause 2 stands part of the Bill.

(شور/قطع کلامیاں)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Since no amendments has been moved by any Honourable Member in Clause 3 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 to 4 do stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clauses 3 to 4 stand part of the Bill. Amendment in sub clause (1) of Clause 5, Mr. Abdul Akbar Khan, the Honourable MPA, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 5 of the Bill. Mr. Abul Akbar Khan, MPA, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Janab Speaker, I beg to move that in sub-clause (1) of Clause 5, the words "the commencement of this Act"

may be substitute by the words “from the date of their appointment”. جناب سپیکر، اگر آپ کلاز 5 کے Wording کو میں Change کرانا چاہتا ہوں، کو ذرا آپ دیکھیں، On their transfer under 3, the employees shall stand absorbed in the Exploration Promotion Division of the Directorate General of Mines and Minerals of the Deparrtment and shall, for all intents and purposes, be deemed to be civil servants with effect from the commencement of this Act. اب جناب سپیکر، میرا اس Amendment کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ بیس سال، پچیس سال تک اس میں کام کرتے رہے ہیں، اگر اس ایکٹ کے بعد ان کو ملتی ہے تو پھر وہ تو بالکل اس طرح ہونگے کہ اسی دن وہ اپوائنٹ کئے گئے ہیں تو میری درخواست ہوگی حکومت سے کہ چونکہ یہ اس ڈیپارٹمنٹ کے مفاد میں بھی ہے تو ان کو سینیارٹی Date of appointment سے دی جائے بجائے Date of commencement of this Act۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: یہ بالکل جائز بات ہے، اس پر ہمارا کوئی Objection نہیں ہے۔ اس وقت سے ان کو سینیارٹی دی جائے، ٹھیک ہے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Sir.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stand part of the Bill. Mr. Ghulam Muhammad, Honourable MPA and Mufti Kifayatullah, Honourable MPA to please move their identical amendments in sub clause (2) of clause 5 of the Bill. Mr. Ghulam Muhammad please.

Mr. Ghulam Muhammad: Thank you. Janab Speaker, I beg to move that sub-clause (2) of clause 5 may be substituted by the following:-
“That inter-se-seniority of the employees on their shifting/transfer shall remain the same as they enjoyed during their employment under SDA”.

جناب عبدالاکبر خان: دا خو اوشو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ تو ہوگیا، یہ تو ہوگیا ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو ہو گیا۔

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: یہ تو سر، پہلے سے Decide ہو گیا ہے جی، یہ تو پہلے۔۔۔۔۔

جناب غلام محمد: شکریہ، شکریہ، ہاؤس کا بہت شکریہ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: دوبارہ پڑھیں؟ سمجھ نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: پہلے اسمبلی نے اس پر وہ کیا ہے، سر۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سمجھ نہیں آئی، دوبارہ پڑھیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ تو جی عبدالاکبر خان نے اس کو پیش کیا اور اس کو مان لیا۔ میں اس پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک اور وضاحت بھی کرتا ہوں جی، آپ کی مائیک کی مجھے آواز نہیں آئی، مجھے 'Yes' کہنا تھا اور مجھے 'Yes' کہنے کا موقع نہیں ملا جی۔ (قہقہے) اب آپ مائیک ٹھیک کریں یا ہمارے قریب آجائیں، ایسے تو نہیں ہو گا نا جی۔

سید محمد صابر شاہ: ایک اور بل لایا جائے جس میں 'Yes' کو 'No' میں Convert کیا جائے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ٹائم گزر گیا جی، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: اگر آپ یہ مہربانی کریں، اس کے اندر ہماری 'Yes' شامل کر لیں تو بڑی مہربانی ہو گی جی۔

ایک آواز: اب اس کا کیا فائدہ؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، بہت فائدہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، اس کے بارے میں۔۔۔۔۔

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: دا خو جی مخکبنے مونږه، دا خو شوے دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انٹر سینیارٹی کے بارے میں؟

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: دا خو Already oppose ہوا ہے، سر۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the identical amendment moved by the Honourable Members may be adopted?

جناب عبدالاکبر خان: سر، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر، یہ ان کی کلاز 5 کی سب۔کلاز (2) میں وہ Amendment ہے، میری کلاز 5 کی سب۔کلاز (1) میں Amendment ہے تو چونکہ (1) کی Amendment adopt ہونے سے (2) کا Purpose solve ہو گیا تو اسلئے ان کو Withdraw کرنا چاہیئے جناب سپیکر، کیونکہ Purpose تو۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: Mover میں اضافہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ غلام محمد صاحب جو Amendment لانا چاہتے ہیں وہ لا رہے ہیں Sub-clause (2) of Clause (5)…….

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

Mr. Deputy Speaker: According to him that should be substituted.

وہ کہہ رہے ہیں کہ "That inter-se-seniority of the employees on their shifting/transfer shall remain the same as they enjoyed during their employment under SDA". اب منسٹر صاحب اس کیساتھ Agree ہے؟ نہیں ہے Agree؟

جناب غلام محمد: Agree ہو گئے ہیں نا جی۔

وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم: غلام محمد صاحب کیساتھ میں Agree نہیں ہوں، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: اس کی ضرورت ہی نہیں ہے جی۔

جناب غلام محمد: اب تو اس کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو ہو چکا ہے Already۔

وزیر معدنیات، معدنی ترقی وفنی تعلیم: غلام محمد صاحب کی Amendment سے میں Agree نہیں ہوں۔ جناب عبدالاکبر خان کی Amendment سے سر، میں Agree ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ کلاز۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: میرا پوائنٹ ہے، وہ جی دیکھیں سر۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، میں۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ عبدالاکبر خان کہہ رہے ہیں کہ یہ Same ہے، جب Same ہے تو اس سے Agree کیوں نہیں ہو رہیں آپ؟

سینئیر وزیر (بلدیات ودیہی ترقی): عبدالاکبر کہہ رہے ہیں کہ ان کو۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): وہ کہہ رہے ہیں کہ اپوائنٹمنٹس دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، سر۔ میری بات سنیں، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں بات کرتا ہوں، Explain کرتا ہوں، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let me explain، میں سمجھ گیا، ہاؤس کو میں Explain کرتا ہوں۔ عبدالاکبر خان کی جو Amendment تھی That was regarding the commencement، یہی ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: سینیارٹی کی بات-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سینیارٹی کہا تھا؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو سینیارٹی کا تو یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ دوسرا ہے۔ وہ تو Inter-se-seniority کی آپ بات کر رہے ہیں نا، وہ تو Inter-se-seniority مانگ رہے ہیں۔ میرا تو یہ تھا کہ ان کی وہ Date of appointment سے ہو-----

(شور/ قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the identical amendments moved by the Honourable Members may be adopted?.....

جناب غلام محمد: میں Withdraw کرتا ہوں اپنی Amendment جی۔ میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Deputy Speaker: Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، میں Withdraw کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw کرتے ہیں؟

جناب غلام محمد: میں Withdraw کر رہا ہوں جی۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> وہ Withdraw کر رہے ہیں، شریف آدمی ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you very much, Mr. Ghulam Muhammad Sahib…..

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، کمیو نیکیشن کا فقدان ہے بہت زیادہ، وہ Withdraw کر رہے ہیں، آپ نہیں سن رہے ہیں اور ہم بھی آپ کی بات نہیں سن رہے ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Withdrawn.

<u>Voices:</u> Thank you ji. Thank you.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Mr. Abdul Akbar Khan, Honourable MPA, to please move his amendment for addition of a new Sub Clause (4) in Clause 5 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Mr. Speaker, I beg to move that after Sub Clause (3) in Clause 5, a new Sub Clause (4) may be added, namely; "The services of the employees of Exploration and Mineral Development Department will be transferable to the other Government Department in the North-West Frontier Province.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The Honourable Minister.

<u>وزیر برائے معدنی ترقی وفنی تعلیم:</u> بالکل جی، دوئ چه دا کوم Amendment کوی جی، په دے باندے زمونږه ډیپارټمنټ کښے داسے کسان دی چه هغه لکه مونږ که سزا لیول باندے یو سړے ټرانسفر کوؤ نو هم ئے نه شو کولے نو د دے وجه نه بل ځائے نشته۔ نو عبدالاکبر خان د دے Amendment سره مونږه Agree کیږو، ډیپارټمنټ۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Thank you, ji.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favor of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any Honourable Member in Clauses 6 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 10 do stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 10 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. The Honourable Minister for Mineral Development, NWFP, to please move that the NWFP; Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking-over) Bill, 2009, may be passed with amendments moved by Mr. Abdul Akbar Khan, Mr.Ghulam Muhammad and Mufti Kifayatullah, MPAs?. The Honourable Minister for Mineral Development, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، انہوں نے تو اپنی Amendments withdraw کر لی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو ٹھیک ہے بس۔

Mr. Mehmood Zeb Khan (Minister for Mineral Development): Mr. Speaker, I beg to move that the North-West Frontier Province Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking-over) Bill, 2009, may be passed with amendments?……

Senior Minister (Local Government and Rural Devlopment): With amendments of Abdul Akbar Khan.

Minister for Mineral Development: With amendment of Abdul Akbar Khan.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the NWFP; Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking-over) Bill, 2009, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments moved by Mr. Abdul Akbar Khan.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب، زما یو ریکویسټ دے چه دا تاسو ته علم دے چه نن دا تقریباً دوه درے ورځے اوشوے چه زمونږ دا اسمبلی روانه ده او دے غزه کښے حالات داسے دی چه په مسلمانانو باندے اسرائیل حملے کوی او ماشومان مری او تقریباً دوه زره کسان تر اوسه پورے شهیدان شول او ماشومان بچی مونږ ټی وی کښې ګورو، ربنتیا خبره دا ده چه ډیر د افسوس مقام دے او دیکښے دا مونږ ریکویسټ کوؤ تاسو ته او مونږ Unanimously یو قرارداد لیکلے دے، که تاسو مهربانی

اوکړئ د رول 240 لاندے رول 124 سسپنډ کړئ او مونږ ته اجازت راکړئ چه مونږ هغه قرارداد پیش کړو جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ہم بھی اسرائیل کی اس جارحیت کے خلاف قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو اگر آپ رول ریلیکس کردیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب، ما خو ریکویسټ اوکړو، موشن د پاره که تاسو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر آپ رول معطل کردیں تو ہم پھر اس قرارداد کو پڑھ لیں گے۔ اکرم خان درانی صاحب بھی ہیں، میری بھی قرارداد ہے، بشیر بلور صاحب کی، پیر صابر شاہ صاحب کی اور اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Rule 124 may be relaxed under Rule 240 to allow the Honourable Members and Minister to move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Honourable Members to please move their resolutions. Mr. Bashir Bilour Sahib.

قرارداد مذمت

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ صوبائی اسمبلی فلسطین کے نہتے اور مظلوم عوام پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور قتل وغارت کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ فلسطین کے نہتے عوام پر وحشیانہ بمباری فوراً بند کی جائے اور اقوام متحدہ اس بمباری کو بند کرانے میں اپنی پیشرفت کرے تاکہ فلسطین کے عوام اور بچوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بند کیا جاسکے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): "یہ صوبائی اسمبلی فلسطین کے نہتے اور مظلوم عوام پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور قتل وغارت کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ

پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ فلسطین کے نہتے عوام پر وحشیانہ بمباری فوراً بند کی جائے اور اقوام متحدہ اس بمباری کو بند کرانے میں اپنی پیشرفت کرے تاکہ فلسطین کے عوام اور بچوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بند کیا جاسکے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت بی بی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔"یہ صوبائی اسمبلی فلسطین کے نہتے اور مظلوم عوام پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور قتل و غارت کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ فلسطین کے نہتے عوام پر وحشیانہ بمباری فوراً بند کی جائے اور اقوام متحدہ اس بمباری کو بند کرانے میں اپنی پیشرفت کرے تاکہ فلسطین کے عوام اور بچوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بند کیا جاسکے"۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک نام رہ گیا تھا عبدالاکبر خان کا، تو ان کو بھی اگر آپ پیپلز پارٹی کی طرف سے Add کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، "یہ صوبائی اسمبلی فلسطین کے نہتے اور مظلوم عوام پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور قتل و غارت کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ فلسطین کے نہتے عوام پر وحشیانہ بمباری فوراً بند کی جائے اور اقوام متحدہ اس بمباری کو بند کرانے میں اپنی پیشرفت کرے تاکہ فلسطین کے عوام اور بچوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بند کیا جاسکے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔"یہ صوبائی اسمبلی فلسطین کے نہتے اور مظلوم عوام پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور قتل و غارت کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ فلسطین کے نہتے عوام پر وحشیانہ بمباری فوراً بند کی جائے اور اقوام متحدہ اس بمباری کو بند کرانے میں اپنی پیشرفت کرے تاکہ فلسطین کے عوام اور بچوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بند کیا جاسکے"۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔"یہ صوبائی اسمبلی فلسطین کے نہتے اور مظلوم عوام پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور قتل و غارت کی شدید مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ فلسطین کے نہتے عوام پر وحشیانہ بمباری فوراً بند کی جائے اور اقوام متحدہ اس

بمباری کو بند کرانے میں اپنی پیشرفت کرے تاکہ فلسطین کے عوام اور بچوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بند کیا جاسکے"۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the resolutions moved by the Honourable Members/Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. The sitting is adjourned till 10 a.m. of tomorrow morning. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 15 جنوری 2009 بروز جمعرات صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)